REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP_3.
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۹
شمارہ ۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۷ر فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ر تبلیغ (فروری) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

Mahmood Ahmad
DARUL MASIH QADIAN-143516.
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

۱۱ر ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۲۸ر تبلیغ ۱۳۵۹ہش ۲۸ر فروری ۱۹۸۰ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں یومِ مصلح موعودؓ کی مبارک تقریب

رپورٹ مرتبہ: محمد انعام غوری

قادیان ۲۰ر تبلیغ (فروری)۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام آج یہاں یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اُس عظیم الشان نشانِ رحمت کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی گئی اور نئی نسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس عظیم الشان پیشگوئی، اس کے پسِ منظر اور اُس کے پُورا ہونے کی ایمان افروز تفاصیل سے آگاہ کیا گیا۔— اِس تقریب کے سلسلہ میں جملہ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل کر دی گئی تھی۔!

مردوں اور بچوں کے علاوہ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کے پروگرام سے استفادہ کیا۔ ٹھیک نو بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہُوئی۔ جو مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے کی۔ بعدہٗ مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

ازاں بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مکمل متن مندرجہ سبز اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر

پیشگوئی کا پسِ منظر اور جلسہ کی غرض و غایت

کے موضوع پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ نے کی۔ موصوف نے اسلام کے تنزل اور پھر اس زمانے میں نشأۃِ ثانیہ کے ضمن میں آنحضرت صلعم کی بشارات کا ذکر کرتے ہُوئے بتایا کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس زمانہ میں جملہ مذاہب کے اِسلام کے خلاف حملوں کا کامیاب دفاع کرنے کے بعد اسلام کی حقانیت دُنیا پر ثابت فرمائی۔ اور جملہ اہلِ مذاہب کو نشان نمائی کی دعوت دی اور بیس ہزار اُردو انگریزی اشتہارات اِس غرض سے شائع کرکے ساری دُنیا میں بھجوائے۔ موصوف نے اِس دعوت کے ردِ عمل کا تفصیل سے ذکر کرتے ہُوئے تین ایسے اشخاص کا بھی ذکر کیا جو بظاہر دعوت قبول کرتے ہوئے بھی مختلف حیلے اور بہانوں سے احتراز کر گئے۔ اور بعضوں نے شوخی اختیار کی، اور پھر اپنے کیفرِ کردار کو پہنچے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہوشیار پور، چلہ کشی اور متضرعانہ شبانہ روز دُعاؤں اور اُس کے نتیجہ میں ملنے والی عظیم الشان بشارت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بشارت کے عین مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ موعود فرزند حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر پیدا ہوا۔

پیشگوئی مُصلح موعود کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا وجود ہے

مذکورہ عنوان پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متن میں بیان شدہ ایک ایک علامت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ کے وجودِ باجود میں پُوری ہوئی۔ آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "بشیر ثانیؓ" کی ولادت پر تفاؤل کے طور پر آپؓ کا نام بشیر اور محمود رکھا۔ اور پھر کامل انکشاف پر سراجِ منیر اور حقیقۃ الوحی میں رقم فرمایا کہ وُہ موعود فرزند جس کی سبز اشتہار میں بشارت دی گئی تھی، یہی فرزند ہے۔

پھر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اکابر صحابہؓ سب ہی شروع ہی سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کا حقیقی مصداق سمجھتے تھے۔ اِس ضمن میں آپ نے کئی ایک تائیدی مثالیں بھی بیان فرمائیں۔ اور پیشگوئی میں بیان شدہ علامات میں سے چند ایک کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات ہی میں پُوری ہوئیں۔

اِس تقریر کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے ایک نظم ؎

اَے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ
بتلا ہی نہیں سکتا مرا فکرِ سخندانہ!

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ کی سیرتِ طیبہ کے چند پہلو

مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت مُصلح موعودؓ کا وجود حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہے۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق باللہ۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔ آپؓ کی اولو العزمی۔ آپؓ کی حلیمی۔ ذہانت و فراست وغیرہ متعدد پہلوؤں پر واقعاتی لحاظ سے روشنی ڈالی۔ اور آخر میں بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کا سب سے درخشندہ پہلو یہ ہے کہ جو عہد آپؓ نے اپنی ابتدائے جوانی میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی نعشِ مبارک کے سرہانے کھڑے ہوکر کیا تھا کہ میں ساری دُنیا میں اسلام کے پیغام کو پہنچاؤں گا خواہ اس کے لئے مَیں اکیلا ہی کیوں نہ رہ جاؤں۔ اِس عہد کو نہ صرف آپؓ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک ...... نہایت جوانمردی سے نبھایا بلکہ اپنی ساری اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔

اِس جلسہ کی

آخری تقریر

لندن سے تشریف لائے ہوئے ہمارے معزز مہمان مولوی عبد الکریم صاحب نے فرمائی۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صفتِ مزمّل کو اُجاگر کرتے ہُوئے سورہ مدثر کے دُوسرے رکوع میں بیان کئے گئے واقعہ کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کروائی۔ اور اپنا یہ ذوقی استدلال نہایت لطیف پیرائے میں پیش کیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

"حصولِ دُنیا میں اصل غرض دین ہو"

یہ دُنیائے بے ثبات چونکہ دار العمل بھی ہے اور دار المحن بھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ازلی و ابدی قانون وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۔ (النجم: ۴۰) کے ماتحت انسان کو اس کارگہ حیات میں اپنی جسمانی و رُوحانی نشو و نما کے لئے صحت و تندرستی، عزتِ نفس، خاندانی شرافت، پاکیزہ اموال، صالح اولاد اور امن و عافیت سے معمور ایک پُرسکون ماحول جیسی دنیوی حسنات کے حصول کے لئے مناسب اور جائز رنگ میں ہر ممکن کوشش و سعی کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ اور یہ نقطۂ نظر کہ انسان دُنیا کے ان تقاضوں اور لوازمات سے کلیۃً کنارہ کش رہ کر ہی حقیقی فلاح و کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یا یہ کہ رہبانیت کی شکل میں دُنیا سے قطعی طور پر لاتعلقی اختیار کر کے انسان بامِ رفعت و سربلندی تک پہنچ سکتا ہے۔ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے اس اٹل اور دائمی قانون کے منافی ہے، بلکہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ بھی اس غلط مفروضے کی یکسر تردید کر رہا ہے۔

اس کے بالکل برعکس یہ زاویۂ نگاہ رکھنا بھی قرینِ مصلحت نہیں کہا جا سکتا کہ انسان کے مذہب و رُوحانیت سے دُنیا کا دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے دُنیا اور اس کے لوازمات کے حصول میں تمام جائز اور ناجائز ذرائع اختیار کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اور یہ امر انسان کی رُوحانیت پر کسی رنگ میں بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

اِسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے وہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں افراط و تفریط کی ان دونوں راہوں سے بچنے اور میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ چنانچہ جہاں وہ دُنیا اور اس کی پاکیزہ نعماء کو ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ (الجمعہ: ۵) کہہ کر انہیں اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات [illegible]ل کرتا ہے وہاں چونکہ انسان اپنی طبعی ضروریات اور فطری تقاضوں کی بناء پر ہر آن اللہ تعالیٰ کے ان [illegible]مال و انعامات کا محتاج ہے اور ان سے کسی صورت میں بھی مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اسلام نے [illegible]ان کے ان فطری تقاضوں اور ضروریاتِ حقّہ کے پیشِ نظر "لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ" (بخاری) کہہ کر مومن کے لئے لازمی قرار دے دیا کہ وہ رہبانیت جیسے غیر فطری افعال سے اجتناب کرے۔ اور دُنیا میں رہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ جائز ذرائع سے اللہ تعالیٰ کی ان دنیوی حسنات و نعماء کے حصول کی کوشش کرے بلکہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا بھی کرتا رہے کہ:-

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ: ۲۰۳)

یعنی اے ہمارے رب! ہمیں نہ صرف اس ورلی زندگی کی حسنات سے نواز بلکہ اُن کے صحیح رنگ میں استعمال کی توفیق بھی عطا کر۔ تاکہ اس توفیق کے نتیجہ میں ہماری قوتیں اور استعدادیں صحیح نشو و نما حاصل کر کے ایسے اعمالِ صالحہ بجالانے والی ہوں۔ جن کے واسطہ سے ہم تیری اُخروی حسنات کے وارث بھی بن سکیں۔

الغرض اِسلام اپنے متبعین کو اس ورلی زندگی کی حسنات و نعماء سے جائز اور مناسب رنگ میں متمتع ہونے کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ کسی حد تک ترغیب بھی۔ تاہم اس کے ساتھ ہی وہ جماعتِ مومنین پر بعض پابندیاں بھی عائد کرتا ہے۔ تاکہ مبادا وہ اپنی ان مساعی میں بکلی آزاد ہونے کے باعث اپنے مقصدِ بالذات یعنی دین اور اس کی اغراض کے لئے مفید و کارآمد وجود بننے کی بجائے مُضر اور نقصان دہ ثابت ہوں۔ اسلام کی عائد کردہ ان حد بندیوں میں سے سب سے اہم اور بُنیادی نوعیت کی حامل ایک حد بندی یہ ہے کہ ایک مومن خواہ تجارت کرے یا بیع، زراعت پیشہ ہو یا صنعت پیشہ، حصولِ دُنیا کے یہ تمام ذرائع اس کے دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ ارشادِ ربّانی "وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ" (البقرہ: ۱۵۱) کے مطابق اُسے ہر آن یہ عظیم اور پاکیزہ مقصد اپنے پیشِ نگاہ رکھنا چاہیئے کہ اس کی یہ تمام تر تگ و دَو دین اور اس کی اغراض کو تقویت پہنچانے والی ہو۔ نہ کہ اُسے ضعف اور نقصان پہنچانے والی۔

یہ دُنیا چونکہ فانی اور ناپائیدار ہے، اس لئے اس کے اسباب بھی چند روزہ زیب و زینت سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتے اس لئے انسان کا ان عارضی اسباب پر فریفتہ ہونا اور اُنہیں حاصل کر لینے کے بعد اُن پر فخر و مباہات کا اظہار کرنا سراسر بے معنی ہے۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:-

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔ (الکہف: ۴۷)

یعنی مال و دولت اور نرینہ اولاد محض اس ورلی زندگی کی زینت ہیں۔ جبکہ ہمیشہ باقی رہنے والے نیک اور مناسبِ حال اعمال ہی تیرے ربّ کی نگاہ میں بدلہ اور اُمید کے لحاظ سے بہترین قرار پاتے ہیں۔

دُنیا کی یہ عارضی چکاچوند بے شک اُس انسان کو اپنا گرویدہ بنا سکتی ہے جس کا منتہائے مقصود دُنیا ہی ہو۔ مگر ایک مومن چونکہ "دست با کار و دل با یار" کی جیتی جاگتی تصویر ہوتا ہے اس لئے وہ دُنیائے فانی اور اس کی ان ناپائیدار نعمتوں کے حصول میں کچھ ایسی مومنانہ شان کے ساتھ کوشاں ہوتا ہے کہ "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ (النور: ۳۸)

اسے اپنے دُنیوی مشاغل اللہ تعالیٰ کے ذکر، قیام، نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ دُنیوی میدانوں میں اُسے جس قدر ترقیات اور کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے، اس سے کہیں سُرعتِ رفتار کے ساتھ اُس کے ایمان میں پختگی اور رُوحانیت میں رفعت پرواز آتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کے وجود میں گُم ہوتا چلا جاتا ہے۔ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

آج انسان بالخصوص مُسلمانوں کو جس چیز نے رُوحانی اور اخلاقی اعتبار سے دیوالیہ کر کے فساد اور بدامنی کے دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے وہ یہی ہے کہ آج کا مُسلمان دُنیا اور اُس کی فانی زینتوں کا حد سے زیادہ دِلدادہ ہو کر ہمہ تن اُن کا ہی ہو کر رہ گیا ہے۔ حالانکہ یہی وُہ مُہلک زہر ہے جس سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسلمانوں کو بطورِ خاص اِن الفاظ میں متنبّہ فرمایا تھا کہ:

فواللّٰه ما الفقر اخشىٰ عليكم ولكن اخشىٰ ان تبسط الدنيا عليكم كما بُسِطَتْ علىٰ مَنْ كَانَ قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها فيهلككم كما اهلكتهم ! (بخاری کتاب الجہاد)

یعنی خدا کی قسم، مجھے تمہارے فقر و احتیاج کا ڈر نہیں۔ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دُنیا کے خزانے تمہارے لئے کھول دیئے جائیں جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے۔ پھر تم بھی دُنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرصِ دُنیا ہلاک کر دے گی جس طرح اُس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کو صدمہ

قادیان ۱۸ فروری۔ حیدرآباد سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی والدہ محترمہ خواجہ بی صاحبہ مورخہ ۱۷ فروری کو بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ بعد کی اطلاع ہے کہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ (نزیل حیدرآباد) نے اسی روز حیدرآباد میں کثیر احباب سمیت نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں میّت کو یادگیر پہنچایا گیا جہاں اگلے روز یعنی ۱۸ فروری کو جملہ عزیز و اقارب اور یادگیر کے کثیر احباب کی موجودگی میں مسجد احمدیہ کے صحن میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ بعدہٗ احمدیہ قبرستان میں مرحومہ کی امانتاً تدفین عمل میں آئی!

مرحومہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہلیہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ انتہائی نیک۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ غمگسار۔ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرکز سے جانے والے نمائندگان کا بہت احترام کرتیں۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کے اہل و عیال سے تو بیحد محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ سوائے آخری دو سالوں کے جبکہ شدید بیماری کا حملہ ہوا، قریباً ہر سال اپنے بیٹے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر قادیان آتی رہیں۔ دو سال قبل تک بھی اچھی صحت کی مالک تھیں۔ لیکن گزشتہ سال تکلیف بڑھ گئی اور تشخیص پر معلوم ہوا کہ سینے میں کینسر ہے۔ اپریشن کروایا گیا۔ عارضی افاقہ تو ہوا لیکن پھر بیماری بڑھتی گئی۔ اور گزشتہ ماہ دسمبر سے حالت زیادہ خراب ہو گئی۔

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کی تیمارداری اور علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پر آخر خدا کی تقدیر غالب آئی۔ اور یادگیر، چنتہ کنٹہ اور حیدرآباد کی "چھوٹی نانی" اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئیں۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے اور اعلیٰ علیّین میں مقامِ قُرب عطا کرے۔ آمین۔

مرحومہ کے بطن سے ایک بیٹے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب چنتہ کنٹہ اور محترمہ امۃ المنیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ ہیں۔ اور پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور ایک بڑا خاندان اپنے پیچھے سوگوار چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ادارہ بدر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب، اور جملہ افرادِ خاندان سے اس المناک سانحہ پر دلی تعزیت کرتا ہے۔

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کا ایک بصیرت افروز تربیتی خطاب

محترم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی نے مورخہ ۷ ار اکتوبر ۱۹۷۹ء کو احباب جماعت احمدیہ کیلگری (کینیڈا) سے جو روح پرور اور بصیرت افروز تربیتی خطاب فرمایا، اُس کا اُردو ترجمہ محترم کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید صاحب، مانٹریال کے تعاون سے ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" ٹورانٹو (کینیڈا) کے جنوری ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ ہم اِس بیش قیمت خطاب کا مکمل متن قارئینِ بدر کے افاضۂ روحانی کی غرض سے درج ذیل کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

خطاب سے قبل محترم چوہدری صاحب نے سورۃ الصّف آیت ۱۰، سورۃ الحج آیت ۷۸ و ۷۹، سورۃ التوبہ آیت ۲۴ اور سورۃ محمدؐ آیت ۳۹ کی تلاوت کی۔ اور فرمایا:۔

"سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس اتنی دُور دراز جگہ پر، اُس جگہ سے کہ جہاں بانیٔ جماعتِ احمدیہ (علیہ السلام) نے جماعتِ احمدیہ قائم فرمائی، آپ میں سے سب احباب دُور دُور کے علاقوں سے آئے ہوئے ہیں۔ سان فرانسسکو سے، ایڈمنٹن سے، سسکاٹون سے، ٹورانٹو سے اور بعض دوسری جگہوں سے بھی۔ اور یہ اُس رشتہ کی مضبوطی پر شاہد ہے جس میں ہم سب منسلک ہیں اور اور اس سے وہ روحانی رشتہ ظاہر ہوتا ہے جو بانیٔ جماعت احمدیہ (علیہ السلام) نے ہم میں قائم فرمایا ہے۔ اور ہر شخص جو اس جلسہ میں موجود ہے اور ہر شخص جو کیلگری میں رہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا زندہ نشان ہے بانیٔ جماعت احمدیہ کی سچائی اور صداقت کا۔ اور جو ہم پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری واجب ہے اور جو ہم پر بانیٔ جماعتِ احمدیہ (علیہ السلام) کا احسان ہے، اس سے ہم سبکدوش نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم ان ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہ کریں جن کے لئے ہم نے بیعت میں عہد کر رکھا ہے۔ اور ان کو اسی ترجیحی ترتیب سے ادا کریں اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی ان آیات میں تاکید سے بیان کیا گیا ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی ہیں۔

پہلی بات جو ہمیں مدِنظر رکھنی چاہیئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ کو مبعوث فرما کر اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرنے کا اس آخری زمانہ میں فیصلہ فرمایا ہے۔ خواہ کوئی کتنی مخالفت کرے یہ مقصد ان شاء اللہ پورا ہو کر رہے گا۔ فکر کی بات صرف یہ ہے کہ ہماری ہر کوشش ہمیں اس مقصد کی طرف آگے بڑھانے والی ہو جو ہمارے ذریعہ پورا ہونے والا ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے پختہ عہد کر رکھا ہے۔ اور جس کے لئے ہم نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے اور محفوظ رکھے کہ ہم نقصان اور گھاٹے میں جانے والے نہ بنیں اور اس صورت سے دوچار نہ ہوں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کا عہد کیا اور پھر وہ اپنی ذمہ داری کو نبھانے میں ناکام رہے اور پھر وہ ذمہ داری کسی دوسری قوم کے ذریعہ پوری ہو۔ اب ہر وقت دو باتیں ہمارے ذہنوں میں مستحضر رہنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اس جماعت کے احباب کو نوازا ہے جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ دوسرے ہر خواہش اور تڑپ جو ہر لمحہ اور ہر گھڑی ہمیں ترغیب دیتی رہے کہ ہم اپنی تمام قوتیں اور تمام کوششیں اس امر کے لئے لگا دیں جس سے ہم اپنے مقصد کو پالیں۔ یہ ہمارے ذہنوں میں ہر وقت مستحضر رہے۔

ہم میں سے جو دوست کینیڈا، امریکہ یا یورپ میں آکر آباد ہوئے ہیں ظاہراً ان کا یہی مقصد تھا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ ان کا اصلی اور حقیقی مقصد نہیں ہوگا کہ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر یہاں آکر سکونت اختیار کریں اور یہاں بہتر ملازمت اور روزگار حاصل کر کے بہتر زندگی گزاریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اپنے اس ظاہری مقصد کو رکھتے ہوئے بھی بالآخر ہم اپنے اصلی اور حقیقی مقصد کو ملحوظ رکھیں گے کہ ہم اسی طرح اپنے آپ کو بہتر صورت میں تیار کر سکیں، ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور جو ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اور اگر ہم نے اپنے آپ کو اپنے ظاہری مقصد کو پورا کرنے ہی میں مصروف رکھا تو ہم اپنے اصلی اور حقیقی مقصد میں جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ پورا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ناکام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صورت حال سے محفوظ رکھے کہ ہم اپنی زندگی میں یہ ثابت کریں کہ ہم وہ لوگ تھے کہ ہم نے ایک ذمہ داری قبول کی اور پھر اس کو پورا کرنے میں ناکام رہے۔ ہمیں اس صورت حال کو بھی ہر وقت اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیئے۔

اب میں دوستوں کی توجہ خصوصیت سے ان ذمہ داریوں کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی آیات جو میں نے شروع میں تلاوت کی ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے گواہ بنایا ہے۔ اور ہم دنیا کے باقی لوگوں کے لئے گواہ ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ اللہ کا رسول ہم پر گواہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب خدا کا رسول عام انسانوں کی طرح ایک انسان کی حیثیت میں اپنی زندگی کو مکمل طور پر بغیر کسی قسم کی استثنائی صورت کے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اور تمام مخلوق کی خدمت میں لگا سکتا ہے تو ہمارے لئے کسی قسم کا عذر اور بہانہ ممکن نہیں کہ ہم کیوں اسی طرح نہ کر سکیں اور ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ خرچ ہونا چاہیئے اور اس بات کی شہادت دے باقی مخلوق اور انسانوں کے لئے کہ باوجود ہر قسم کی مشکلات اور رکاوٹوں کے اور ہر قسم کی مخالفت کے جو ہماری جماعت کے خلاف کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں اس قابل بنا دیا ہے کہ ہم نے اس سچائی اور صداقت کو پہچانا اور قبول کیا ہے اور ہم اپنی زندگی کو اس طرح ڈھال کر دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ ہم ہی وہی لوگ ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اور ہم اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ صرف اسی صورت میں ہم باقی دنیا کے لوگوں کے لئے بطور گواہ ہوں گے کہ ہم بھی بالکل اُن کے حالات میں رہتے ہوئے، اسی قسم کی مشکلات سے دوچار ہوتے ہوئے، اسی قسم کے مسائل رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نور کو پا لیں جس نے اس زمانہ میں انسانیت کو روشن کیا ہے۔ اگر وہ بھی صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے بندے بننا چاہیں تو وہ کیوں ایسا نہیں کر سکتے ان کی زندگی کا بھی یہی مقصد ہے کہ وہ صداقت کو تلاش کریں اسے قبول کریں اور پھر اس کی اتباع کریں۔ ان کے لئے ایسا کیوں ممکن نہیں۔ یہ امر بھی اسی بات کو مزید ثابت کرتا ہے کہ ہم پر دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

بعض اوقات جب یہ دلیل دی جاتی ہے اور مجھے اس دلیل سے قطعاً اتفاق نہیں۔ اور یہ بالکل غلط استدلال ہے مثلاً کہ قرآن کریم ایک صداقت ہے جس میں ہر قسم کی سچائی اور بھلائی موجود ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس زمانہ میں اس صداقت کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ یہ عظیم مذہب کی صورت میں دوسرے عقائد پر سورج کی طرح روشن ہے لیکن اس کے باوجود اس کی عملی مثالیں کہاں ہیں؟ اس تعلیم اور صداقت پر کہاں عمل ہو رہا ہے؟ اسلام کہاں انسان کی عملی زندگی میں موجود ہے؟ اور یہ کہنا کہ مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت اسلام کا عملی نمونہ نہیں ہے جس کی وہ تعلیم دیتا ہے پھر ایسی تعلیم کا کیا فائدہ؟ یہ محض ایک علمی مذہب ہے۔ اور بالکل غلط استدلال ہے اس لئے کہ اسلام نے اس حقیقت کو اپنے ماننے والوں کی عملی زندگی سے روز روشن کی طرح ثابت کیا ہے اور اس کی تعلیمات پر پورا پورا عمل کر کے دکھایا گیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ اسلام میں کوئی عملی مثال موجود نہیں ہے اگر موجودہ زمانہ میں کوئی عملی مثال نہیں تو اس کی صرف اور صرف یہی وجہ ہے کہ بد قسمتی سے مسلمانوں نے مجموعی طور پر اسلام کی سچائیوں کو چھوڑ دیا ہوا ہے قرآن کریم میں اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ خدا کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہے گا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ (فرقان: ۳۱) یعنی میری اُمت نے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب ہم اپنی باری پر احمدیت کے مخالفین کے ہاتھوں میں خود یہ دلیل نہ بن جائیں کہ تم نے بھی اسلامی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے اور سب جانتے ہیں بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو تعلیم دی ہے اور انہوں نے خود اپنی ساری زندگی اسلام کی مدافعت میں صرف کر دی ہے لیکن موجودہ وقت میں ان لوگوں کی مثال کہاں ہے جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے والے ہیں؟ اگر ہم وہ سب کچھ نہیں کرتے جو ہم مانتے ہیں اور جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں تو ہم احمدیت اور اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ یہ ایک عظیم اور بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔

میں نے بارہا یہ کہا ہے کہ جب ہم سے کوئی کسی غیر احمدی کو تبلیغ کرتا ہے اور اگر وہ یہ سوال کرے کہ میں یہ مان لیتا ہوں کہ آپ کے پاس صداقت ہے اور جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے لیکن مجھے عملی میدان بتائیے کہ فرض کریں میں آپ کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہوں تو مجھے اس سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ مجھے کیا حاصل ہوگا؟ اور جس سے یہ سوال کیا جائے وہ

دیانتداری سے اس کو جواب نہ دے سکے کہ تم میری طرح ہو جاؤ گے اور سائل کی تسلی ہو جائے کہ اسے اس کے سوال کا صحیح جواب دیا گیا ہے اور حقیقت میں اُسے ہماری جماعت میں شامل ہونے سے فائدہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہیں اور وہ ہمارے جواب سے مطمئن نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو ذمہ داریاں قبول کی ہوئی ہیں اور جن باتوں کے کرنے کا ہم نے عہد کیا ہوا ہے وہ ہم نہیں کر رہے۔ ایک عقلمند انسان کو سمجھانے کے لئے جو صداقت کا طالب ہے اس کو عقائد پر زیادہ لیکچروں کی ضرورت نہیں۔ اس کو عمل کر کے دکھانے کی ضرورت ہے احمدیت کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے زیادہ الفاظ کی ضرورت نہیں۔ ہمارا اپنا عمل ہمارا conduct ہر احمدیت کے طالب کیلئے قطعی دلیل کے طور پر ہونا چاہیئے جس سے سائل کو یقین آجائے۔

مجھے یاد ہے ناروے میں سب سے پہلا آدمی جن کا نام نور احمد بلشتنگ ہے جب سے انہوں نے احمدیت قبول کی ہم ایکدوسرے کے واقف بن گئے اور میرے اچھے دوست بن گئے جب کبھی انہیں مجھ سے ملنے کا موقعہ ملتا وہ مجھے ملنے کے لئے ضرور آتے وہ طالب علم تھے ایک مرتبہ جب کہ وہ اپنے امتحان میں مصروف تھے ہفتہ کے روز انہوں نے ایک پرچہ دیا۔ اور سوموار کو دوسرا پرچہ دینا تھا۔ میں کوپن ہیگن آیا ہوا تھا۔ وہ صرف اتوار گزارنے کے لئے ہمارے ساتھ رات بھر سفر کر کے اوسلو سے کوپن ہیگن پہنچے۔ اور دوسری رات پھر سفر کر کے اوسلو واپس چلے گئے تاکہ وہ سوموار کا پرچہ دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بہت مخلص احمدی ہیں۔ اپنی تعلیم مکمل کر کے وہ استاد بن گئے۔ انہوں نے پھر شادی بھی کر لی۔ شادی کے بعد وہ مجھے کوپن ہیگن ملے اور مجھ سے کہا آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں کہ میری بیوی بھی اسلام قبول کرے اور احمدی بن جائے۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں لیکن آپ کا عمل اور آپ کا conduct یعنی برتاؤ ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ خود آپ سے پوچھے کہ آپ کو یہ سب کچھ کہاں سے حاصل ہوا ہے۔ آپ کے پاس ایک خزانہ ہے اور وہ خالی ہے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے آپ کا مقصد حل ہو سکتا ہے۔ چند سالوں کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کوپن ہیگن تشریف لائے اور اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن ایئر پورٹ پر پہنچتے ہی مجھے فرمایا کہ میں آپ کیلئے آپ کے دوست نور محمد بلشتنگ کا پیغام لایا ہوں وہ اپنی بیگم کے ساتھ مجھے ملنے آئے تھے ان کی بیگم نے بیعت کر لی ہے۔ وہ دونوں

میاں بیوی خوشی کے جذبات سے اس قدر مغلوب تھے اور پُرنم تھے کہ انہوں نے بہت مختصر بات کی۔ لیکن انہوں نے یہ پیغام ضرور دیا کہ جب آپ لندن جائیں اور وہاں چوہدری ظفر اللہ خاں کو ملیں تو ان کو بتادیں کہ ان کے بتائے ہوئے نسخہ نے میری مشکل حل کر دی۔

پس اس قسم کی مثال ہم سب کو قائم کرنی چاہیئے تب ہم جان لیں گے کہ ہماری باتوں میں بھی اثر ہے۔ اور لوگ ہماری طرف توجہ کریں گے۔ ہر انسان خواہ وہ کتنا ہی متعصب ہو۔ یا اس کی سوچ غلط ہو یا وہ گمراہ کن پراپیگنڈہ سے متاثر ہو وہ ایک تاجر ہے اپنے اوقات کو کسی کام میں خرچ کرتے ہوئے کہے گا کہ اس کے عوض مجھے کیا ملے گا؟ اپنے مال کو یا اپنی کسی قسم کی کوشش کرتے ہوئے یا کسی اچھی چیز کے حصول کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ اسے کیا حاصل ہوگا؟ ہر شخص جو کسی احمدی سے رابطہ رکھے گا اس کو صحیح طور پر معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ احمدیت میں داخل ہو کر کیا حاصل کرے گا اور جب تک ہمارے اعمال ایسے نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ اور اسلام ضرور غالب آئے گا۔ لیکن اس طرح ہمارے ذریعہ نہیں ہوگا بلکہ دوسرے لوگوں کے ذریعہ عمل میں آئے گا جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے طور طریقہ میں اسلام کی عملی مثال قائم کی ہوگی۔

یہ ایک بہت ہی افسوسناک بات ہے جس طرح کہ اس سے قبل بھی تاریخ میں ایسا ہوا ہے گو یہ اللہ تعالیٰ کا قانون نہیں۔ کہ احمدیت کی تیسری نسل میں اسی قسم کا گراؤ واقع ہو رہا ہے جس طرح کہ سابقہ تاریخ میں دیگر مذاہب میں اسی طرح وقوع پذیر ہوا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون نہیں ہے اسطرح ہوجاتا ہے اور اس طرح رجحان ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی تو بتادیا ہے کہ اس طرح کے رجحان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ حقیقتاً ہمیں یہ کرنا چاہیئے کہ ہم خود اور ہماری اولادیں اور ہمارے اہل و عیال کہ جن کے ہم ذمہ دار ہیں۔ ہمیں اپنے ایمان کی قدروں کی پوری پوری واقفیت اور ان کا علم ہونا چاہیئے۔ یعنی حقیقی اسلام سے کیا مراد ہے؟ اور ہمیں اسلامی زندگی کی عملی مثال قائم کر کے دکھا دینی چاہیئے کہ اسلامی زندگی اس طرح بسر کی جاتی ہے اس کے علاوہ سب کچھ بے فائدہ اور نقصان دہ ہے۔ صحیح اسلامی زندگی جو سراسر اسلامی تعلیم کے مطابق بسر ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حضور کے عملی نمونے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات اور حضور کے ارشادات میں حضور علیہ السلام کی اپنی زندگی میں۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے صحابہ اور خلفاء کرام کی عملی زندگیوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی عملی زندگیوں میں یہ مثالیں موجود ہیں جن کے مطابق ہمیں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا چاہیئے اور کسی احمدی کے لئے کسی قسم کی روک نہیں کہ وہ اپنی زندگی کو ان عملی مثالوں کے مطابق بنالے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ ہم سے اکثر اس معیار کو پہنچ سکتے ہیں ورنہ ہمارے لئے موت ہے۔ ہماری جماعت کے لئے موت ہے اور ہماری جماعت اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی

باوجود ان حالات کے جن میں اسلام کو انتہائی زوال کی حالت سے دوچار ہونا پڑا ہے اور عملاً اسلام اس وقت اپنے زوال کی انتہا کو پہنچ چکا ہے اور ابھی اسلام پر ابھی تک پوری طرح موت وارد نہیں، اگر اسلام آج تک زندہ ہے اور کم ازکم غیر مسلم اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام دنیا کا ایک عظیم مذہب ہے اسکی صرف اور صرف وجہ یہ ہے کہ اس سارے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے متعدد افراد کو روحانیت میں بلند کیا ہے اور وہ حقیقتاً صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی طرح بن گئے۔ اور ان کی طرح ہی انہوں نے روحانی مقام حاصل کیا ہے لیکن اگر تھوڑے سے افراد۔ اگر سارے کے سارے نہیں۔ تو ایک بڑی اکثریت اس روحانی مقام کو کیوں حاصل نہیں کر لیتی۔ اسی بات کی طرف مجھے آپ کو زیادہ سے زیادہ متوجہ کرنا ہے اب میں صرف ایک یا دو باتوں کا ذکر کروں گا۔ جن کا ان آیات میں تاکید سے حکم ہے جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ وہ کونسے رجحانات ہیں جن کی طرف ایک انسان جھک جاتا ہے جب وہ اسلام کی مقرر کردہ اقدار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے؟ مال و دولت کی طلب جو دیگر رجحانات پر غالب ہوتی ہے اس کے علاوہ تجارت یا رہائشی مکان یا عمارتیں جو وہ خریدنا چاہے۔ اور ان کو ہر قسم کے فرنیچر اور ساز و سامان سے آراستہ کرے یا اولاد یا بیویاں یا اپنے والدین کی خدمت اور ان کو ہر قسم کی سہولت مہیا کرنا یا اس سوسائٹی کے مطابق رہن سہن اختیار کرنا جس میں وہ رہ رہا ہے ان سب باتوں کے بارہ میں ہمیں خبردار کر دیا گیا ہے اور ہمیں آگاہ کر دیا گیا ہے کہ ان سے بچ کر رہنا۔ میں ان آیات کو دہراتا ہوں جن میں ان باتوں کا ذکر ہے:-

قُلْ اے رسولؐ تو مسلمانوں کو بتا دے اِنْ کَانَ آبَاؤُکُمْ اگر تمہارے وَالِدَیْنِ وَاَبْنَاؤُکُمْ اور تمہارے بیٹے یا تمہارے اولادیں وَاِخْوَانُکُمْ اور تمہارے بھائی وَاَزْوَاجُکُمْ اور تمہاری بیویاں وَعَشِیْرَتُکُمْ اور تمہارے قبیلے یا تمہاری سوسائٹی جن میں تم رہتے ہو وَاَمْوَالُ ٱقْتَرَفْتُمُوْھَا اور وہ مال جو تم اکٹھا کرتے ہو وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ

کَسَادَھَا اور وہ تجارت جس کے نقصان میں جانے کے بارہ میں تم ڈرتے ہو اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کیا وہ اللہ اور اس کے رسول سے تم کو زیادہ پیارے ہیں وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوشش کرنا فَتَرَبَّصُوْا پس انتظار کرو حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ صادر فرمادے یعنی تمہاری بربادی وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو باغی ہوں۔

پس مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں اگر ہم اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کریں ان فرائض کی ادائیگی میں جو ہم پر عائد ہوتے ہیں اور جن کے لئے ہم نے بیعت کی ہوئی ہے تو ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق قرار پائیں گے۔

ایک اور اسلامی قدر لے لیں۔ میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہمیں ایک اعلیٰ مقام دیا گیا ہے یہی بات قرآن کریم کی اس آیت میں ہے۔ ھَا خوب غور سے سنو اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تم ہی وہ لوگ ہو تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں پکارا ہے کہ تم اپنا سب کچھ خرچ کرو۔ اپنی تمام صلاحیتیں۔ اپنی تمام استعدادیں۔ اپنی تمام عقلی قوتیں اپنے دماغ۔ اپنے مال۔ جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے تم اپنا سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اب یہ کس قدر بلند مقام ہے کہ تمام دنیا میں ہم ہی وہ ہیں جن کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے پکارا ہے کہ ہم اپنا سب کچھ اس کی راہ میں خرچ کردیں۔

(محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے دوران ان سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنی انگریزی تقریر کا اُردو ترجمہ بھی فرمادیں تاکہ جو انگریزی نہیں جانتے وہ بھی فائدہ اُٹھا سکیں۔ اس پر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر میں اُردو میں بھی ترجمہ کرتا جاؤں تو مجھے یہاں آدھی رات ہو جائے گی۔ شاید میں ایسا کر بھی سکوں۔ میرا کل کا دن ۲۷ گھنٹے مصروف رہا اور آج کی مصروفیت بھی ۱۸ - ۱۹ گھنٹے ہو جائے گی۔ میں موجودہ صورت حال میں مجبور ہوں! اور میں نے تقریر شروع کرنے سے قبل یہ سوچا بھی تھا کہ تقریر سننے والوں میں خصوصیت سے اکثر بہنیں بھی ہونگی جو انگریزی تقریر سے مستفید نہ ہو سکیں لیکن آپ لوگ اس وقت اس ملک میں رہ رہے ہیں اور اس ملک کی زبان انگریزی ہے۔ آپ لوگوں کو کم ازکم اتنی کوشش ضرور کرنی چاہیئے کہ آپ ایک عام تقریر کو سمجھ سکیں اور میں اپنی تقریر کو مشکل یا پیچیدہ بنا نہیں رہا جو آپکے سمجھنے کی استعداد سے بالا ہو)

اب ھَا خوب غور سے سنو اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تم اس زمانہ میں وہ لوگ ہو تُدْعَوْنَ جن کو

اللہ تعالیٰ نے پکارا ہے۔ یہ ایک بہت بھاری ذمہ داری ہے اور ایک بہت بڑی عزت اور فخر والی بات بھی ہے کہ ہم جو دوسرے لوگوں سے کسی طرح مختلف بھی نہیں، ہماری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں محض اللہ تعالیٰ کے احسان اور اس کے فضل کے باعث ہمیں اس نے پکارا ہے۔ یہ کتنا بڑا فخر ہے۔ اگر تمہیں یہاں کا MAYOR دعوت دے اور بلائے (کسی تقریب پر) تو تم کتنی مسرت محسوس کرو گے اور اگر اسی قسم کی دعوت یہاں کے صوبہ کے گورنر کی طرف سے تمہیں آئے تو تمہیں اور زیادہ خوشی ہوگی اور اگر اسی قسم کی دعوت کینیڈا کے گورنر جنرل کی طرف سے آئے تو تمہیں اس سے بھی زیادہ خوشی ہوگی۔ لیکن یہاں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے دعوت دی ہے اور آپ میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر جانتے ہوئے اُسے پکارا گیا ہے لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرو اور بعض تم میں سے ایسے ہیں جو روک لیتے ہیں یعنی بخل کرتے ہیں۔ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ۔ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ اور جو ایسا کرتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ وہ خدا کے ساتھ بخل نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے مال کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی عقلی استعدادوں کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری کسی چیز کی ضرورت نہیں اور تمہارے مال اور تمہاری عقلی استعدادیں اور تمہاری فراخیاں جن سے تم فائدہ اُٹھا رہے ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کا ہی دیا ہوا ہے۔ ہم دنیا میں کچھ بھی لیکر نہیں آئے۔ ایک بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے وہ ننگا دھڑنگا اور روتا ہوا آتا ہے پھر ہر چیز جو اس کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جو کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اس کو ہی خرچ کرنے کیلئے کہا جاتا ہے اور پھر تم اُسے روک لیتے ہو۔ وہ اس لئے نہیں مانگتا کہ اس کو ان چیزوں کی ضرورت ہے صرف تمہاری بھلائی اور خیر خواہی کے لئے وہ تمہیں دعوت دیتا اور پکارتا ہے وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ لیکن جو بخل کرتا ہے وہ خود اپنی ذات کے ساتھ بخل کرتا ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ بخل کرنے سے تم وہ سب بھلائی کے مواقع ضائع کرنے والے ہو جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرنے والا ہے۔ اس بات کا اس اگلے فقرہ میں ذکر ہے وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے اسے کسی قسم کی پیشکش کی حاجت نہیں۔ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔ تم ضرورتمند ہو تمہیں چیزوں کی حاجت اور ضرورت ہے اور تمہاری تمام ضروریات اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پکارا ہے کہ صرف یہی وہ راستہ ہے جس سے تم خدا تعالیٰ کی نظروں میں مالدار بن سکتے ہو۔ یہ مال پیسہ اور روپیہ کی صورت میں نہ ہو لیکن اس مال کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند اور اونچی ہے تم ایسے انسان ہو گے کہ تمہیں وہ طمانیت ملے گی تمہیں اللہ تعالیٰ کا لقاء حاصل ہوگا تم زمین پر چلتا پھرتا اللہ تعالیٰ کا نور بن جاؤ گے تم دوسروں کے لئے ایک نمونہ اور مثال بن جاؤ گے کہ وہ تمہاری اقتداء کریں۔ تم انسانیت کے روحانی لیڈر بن جاؤ گے یہ وہ خزانے ہیں جو کسی جگہ نہیں ہیں اور کسی اور طریق سے حاصل بھی نہیں کئے جا سکتے ان تمام باتوں کے باوجود وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا جو ان ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کریں گے اور وہ پھر تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔

اب ان آیات میں بھی ایک بہت بڑی تنبیہ ہے اور ایسا ہمارے ساتھ اب ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کا احساس نہیں ہے اور ہم اس کو محسوس نہیں کر رہے۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک صبح طلوع ہو اور ہمیں معلوم ہو جائے یا ہمیں اس صبح کا علم ہی نہ ہو۔ درحقیقت معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے کہ ایک دن آئے گا اور ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ ہم رد کر دیئے گئے ہیں اور اور لوگوں نے ہماری جگہ لے لی ہے۔ یہ عمل جاری اور ساری ہے بعض علیحدہ کئے جا چکے ہیں یا وہ اپنے آپ کو علیحدہ کر رہے ہیں اور دوسرے جو اس جماعت میں بعد میں آئے ہیں وہ ہم سے آگے بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں بہت زیادہ شوق اور توجہ اور بہت زیادہ وفاداری اور اطاعت کے جذبہ سے قربانی کر رہے ہیں۔

میں صرف ایک مثال بیان کرتا ہوں اور آپ اسے توجہ سے نوٹ کریں کیونکہ یہ مثال ہم جیسے لوگوں سے متعلق ہے جو باہر سے آئے ہیں جنہوں نے یورپ یا امریکہ میں سکونت اختیار کرلی ہے بہتر روزگار کے لئے اور بہتر زندگی گزارنے کے لئے۔ جو میں نے کہا ہے کہ ہمارا صرف ظاہری مقصود ہے اور ہمارا اصل اور حقیقی مقصد اس سے کہیں بلند ہونا چاہیئے۔

ہمارے ڈنمارک جماعت کے سیکرٹری مال ڈینش احمدی ہیں ان کا نام سوزن جنسن ہے۔ وہ مخلص احمدی ہیں ان کی اپنی زندگی ہم سب کے لئے ایک سبق ہے مجھے ساری تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب وہ جماعت کے سیکرٹری مال منتخب ہوئے اور انہیں اب اس عہدہ پر کام کرتے ہوئے تین چار سال گزر چکے ہیں وہ میرے اچھے دوست ہیں وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کا سیکرٹری مال کا کام کیسے جا رہا ہے؟ انہوں نے بتایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہے میں بہت گھبرایا تھا جب مجھے یہ کام سپرد ہوا تھا لیکن اب میں آہستہ آہستہ کام سیکھ رہا ہوں۔ لیکن ایک بات خاص طور پر ذکر کے قابل ہے وہ یہ کہ شروع سے ہی مجھے اپنے ڈینش احمدی بھائیوں کی طرف سے قطعاً کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ ان کے چندہ جات اور عطیہ جات کے بارہ میں۔ وہ سب بغیر کسی استفسار کے اپنا ماہانہ چندہ اپنی پوری ماہانہ آمد پر پوری شرح کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور باقاعدہ دیتے ہیں۔ ان کے معاملہ میں مجھے کوئی دقت نہیں۔ نہ ہی میں انہیں یاددہانی کراتا ہوں۔ وہ خود ہی باقاعدگی سے چندہ دے دیتے ہیں۔ (عموماً جس طرح احباب کو مثلاً اس قسم کے موقعہ پر یا خطبات وغیرہ کے ذریعہ یاددہانی کرائی جاتی ہے) لیکن ہمارے پاکستانی بھائی جو یہاں رہ رہے ہیں ان میں سے شاید ہی کوئی ایک ہو جو باقاعدگی سے چندہ ادا کرتا ہو۔ اگر وہ سارے نہیں تو اکثر ان میں سے اوّل تو وہ اپنی آمد نہیں بتاتے دوسرے وہ صحیح شرح کے ساتھ چندہ کبھی ادا نہیں کرتے تیسرے وہ باقاعدہ چندہ بھی ادا نہیں کرتے اور بعض بالکل ہی چندہ نہیں دیتے۔ میں ایسے دوستوں کے بارہ میں کیا کروں؟ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ ان سے ملتا ہوں۔ ان کے گھروں پر جاتا ہوں اور جو ممکن ہے میں کوشش کرتا ہوں اور میں نے یہ نمایاں فرق دیکھا ہے۔

اب یہ صورت حال کیا ہے؟ یہی ہے اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۔ ہمارے یہ ڈینش احمدی جو بہت ہی نزدیک کے عرصہ میں ہماری جماعت میں شامل ہوئے ہیں وہ ہمارے پاکستانیوں کے مقابلہ میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔ یہی کچھ اور اتنی ہی مقدار میں ہر جگہ ہو رہا ہے۔ میری بہنو اور میرے بھائیو یہ ہمارے لئے چیلنج ہے ہمیں اس چیلنج کو قبول کرنا چاہیئے ورنہ ہم رد کر دیئے جائیں گے۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۔ یہ ایک بھیانک منظر ہے۔ ہم اس بھیانک منظر کو بدل سکتے ہیں اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے سے هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور اللہ تعالیٰ ہم سے کوئی زیادہ مطالبہ نہیں کرتا۔ جو کچھ ہم سے مانگا جاتا ہے وہ آخر کتنا ہے۔ مالی اعتبار سے وہ صرف ایک معمولی حصہ ہے جو ہم احمدی ہونے کی وجہ سے فضولیات اور لغو اخراجات سے بچا لیتے ہیں جو دوسرے لوگ خرچ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم شراب نہیں پیتے ہم جوا نہیں کھیلتے۔ ہم لغویات کے پیچھے نہیں جاتے اور اس طرح سے جو کچھ ہم بچا لیتے ہیں وہ بہت زیادہ ہے جو ہم کو چندہ دینا ہے۔ لیکن صرف یہی نہیں۔ یہ تو بہت آسان بات ہے جو مشکل بات ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو اسلام کے ڈھانچہ میں ڈھال لیں۔ بہت سے رجحانات ہیں جن کی طرف انسان جھک جاتا ہے میں انہیں تسلیم کرتا ہوں اور میں کسی رنگ میں بھی اپنی تعریف نہیں کرنا چاہتا۔ میں ایک کمزور انسان ہوں۔ جب کبھی بھی میں اس طرح اپنے دوستوں سے خطاب کرتا ہوں تو سب سے پہلے میں اپنے آپ سے مخاطب کرتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو مستثنیٰ نہیں سمجھتا لیکن ایک بات اور پہلو کے لحاظ سے آپ میری ذات کے بارہ میں بھی فیصلہ کر سکتے ہیں آپ میں سے جو دوست میری زندگی سے واقف ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ میں نہایت اہم سرکاری عہدوں پر رہا ہوں۔ اور اس کی ابتدا بھی اونچے عہدے سے ہوئی تھی میری پہلی تقرری غیر منقسم ہندوستان کے گورنر جنرل کی کابینہ میں تھی اور اس کے بعد متعدد کئی عہدے مجھے ملے میں ان کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ مجھے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ مغربی ممالک میں رہنا پڑا۔ ساڑھے پندرہ سال میں ہیگ میں رہا۔ تین سال نیویارک میں اور ایک لمبا عرصہ انگلستان میں اور مجھے ایسی سوسائٹی میں رہنا پڑا جس میں آجکل آپ رہ رہے ہیں اور اسی قسم کے حالات میں رہا جس قسم کے حالات میں سے آپ گزر رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کسی ایک موقعہ پر بھی اپنی اسلامی اقدار کو مغربی اقدار کے ماتحت نہیں کرنا پڑا جبکہ ان دونوں کا بظاہر ٹکراؤ موجود تھا۔ اور میں قطعاً نہیں سمجھ سکتا کہ آپ میں سے کوئی یہ کیوں خیال کرے کہ مغربی سوسائٹی میں رہتے ہوئے اسلامی اقدار کو اپنانا مشکل ہے ایک چھوٹی سی مثال۔ آپ سب جو یہاں موجود ہیں اور اسلامی عبادت میں شامل ہیں آپ میں سے اس وقت بہت تھوڑے ہیں جن کے سر ڈھکے ہوئے ہیں۔ آپ کہیں گے یہ تو بہت ہی چھوٹی سی بات ہے لیکن جب چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ اسلامی اقدار کو اپنا نہیں سکتے تو پھر آپ سے کس طرح توقع کی جا سکتی ہے کہ بڑی باتوں میں جو بہت مشکل ہوں گی آپ اسلامی اقدار کو اپنائیں گے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اُسوۂ حسنہ سے واضح ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے ہمارے سر ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں۔ لیکن آپ میں سے چند لوگوں نے اور چند لوگوں نے ایسا بھی نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے رومال سے سر ڈھانپ لیا۔ کہ اس طرح ہم اسلامی اقدار کو اپنا رہے ہیں

اور یہ بدتر ہے اس سے کہ نہ کیا جائے۔ کیا مجھے کوئی بتا سکتا ہے کہ آپ میں کیا مشکل درپیش ہے؟ مجھے تو یہ کہنا چاہیئے کہ جب کبھی آپ باہر نکلیں آپ کے سر ڈھکے ہوئے ہوں۔ کیا آپ میں سے کسی نے مجھے ننگے سر باہر جاتے ہوئے دیکھا ہے یا پبلک میں یا کسی اور جگہ اور موقعہ پر؟ اگر میں ایسا کر سکتا ہوں تو آپ کیوں ایسا نہیں کر سکتے اس لئے کہ آپ ان لوگوں کی نقل کرتے ہیں جن میں آپ رہتے ہیں۔ جب وہ لوگ ہیٹ یا سر کی ٹوپیاں پہنا کرتے تھے تو ہمارے لوگ بھی ان کی نقل میں ہیٹ اور سر کی ٹوپیاں پہنتے تھے جب انہوں نے ٹوپیاں اور ہیٹ پہننے چھوڑ دیئے تو ہم میں سے بھی اکثر لوگوں نے ٹوپیاں پہننی چھوڑ دیں۔ آپ کئی قسم کے عذر پیش کر سکتے ہیں لیکن یہ تمام عذر غیر متعلق ہیں۔ اسی طرح دوسری کئی باتوں میں بھی جب وہ تبدیلی عمل میں لاتے ہیں تو ہم بھی اسی طرح کر لیتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں سے کوئی ہمیں یہ کہے کہ تم ہمیں اسلام کی دعوت دیتے ہو اور خود اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ تم وہی کچھ کرتے ہو جو ہم کرتے ہیں تو ہم آپ سے کس طرح بہتر بن سکتے ہیں جب ہر قسم کی بدنامی بھی برداشت کریں اور آپ کی جماعت میں شامل ہو کر مصیبتیں بھی سہیں۔ اور اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں میں عملی مثال قائم نہیں کر سکتے تو ہم دوسری بڑی باتوں میں کس طرح نمونہ بن سکتے ہیں جن کے لئے بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ کیا آپ میں سے کوئی دیانتداری سے حوصلہ کر کے مجھے بتا سکتا ہے کہ میں بھی اسے تسلیم کر لوں کہ آپ کے راستہ میں کونسی مشکل حائل ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کرنے میں (سر کو ڈھانکنے میں) یہ صرف دوسرے لوگوں کی وجہ سے ہے اس لئے وہ یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ وہ تم پر غالب آ سکتے ہیں اور یہ کہ تم ان پر غالب نہیں آ سکتے۔ تو آپ کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ آپ اپنے موجودہ عملی نمونہ سے انہیں ترغیب دے سکیں کہ وہ آپ کے اسلامی نمونہ کی اقتداء کریں جب کہ ان کا ان کی قدروں سے ٹکراؤ ہو رہا ہے؟ آپ کس طرح اس زمانہ میں اسلام کے تفوق اور برتری کو قائم کر سکتے ہیں یا بعد کے عنقریب زمانہ میں؟ مجھے اکثر بتایا جاتا ہے۔ ہاں ہاں ہاں۔ لیکن آپ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر بدستور قائم ہیں اور میں بھی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارہ میں تاکید کرتا رہتا ہوں صرف اس بناء پر کہ جب آپ چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل نہیں کرتے تو آپ سے بڑی بڑی باتوں کے لئے کس طرح توقع کی جا سکتی ہے؟ یہ محض ایک غلط خیال آپ کے دلوں میں ہے۔

تو میرے بھائیو۔ میں بہنوں کو مخاطب نہیں کرتا اس لئے کہ ہماری بہنیں ہم مردوں سے زیادہ اسلامی اقدار پر قائم ہیں اور ہم ان کے اور اپنے بچوں کے لئے خود بُرا نمونہ بنتے ہیں ہمیں خود پختہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ہم پورے خلوص سے اپنے اوپر عائد شدہ ذمہ داریوں کو ادا کریں اور صرف زبانی باتوں سے کام نہ لیں۔ آپ پوری طرح جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں ان لوگوں کو کس نام سے یاد کیا گیا ہے جو کہتے تو ہیں لیکن وہ کرتے نہیں۔ ان کو منافق کہا گیا ہے اور منافق وہ ہے جس کا قول اس کے عمل کے مطابق نہیں۔ ان لوگوں کے بارے میں جو کہتے ہیں اور کرتے نہیں قرآن کریم یہ کہتا ہے

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ. كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ٥

تم وہ کچھ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ناراض کرنے والی بات ہے کہ تم جو کہو اس پر عمل نہ کرو۔ جو کہنا اور وہ نہ کرنا یا اس سے مختلف عمل کرنا۔ جو ایک شخص کہے وہ اسے ایک بہت ہی قابلِ اعتراض لوگوں کے زمرہ میں شامل کر دیتا ہے۔ یہ باتیں بھی آپ کو بہت چھوٹی یا بہت معمولی لگیں اور بہت غیر اہم لیکن حقیقتاً یہ بہت اہم ضروری ہیں اس رخ کی نشاندہی کے لئے جس طرف ہم چلے جا رہے ہیں۔ یہ وہ علامتیں ہیں جو بتاتی ہیں کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں۔

میں پھر اپنے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔ ہمیں بننا چاہیئے لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔ کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔ ایک احمدی کو سب سے سچا آدمی بننا چاہیئے اس گردو پیش میں جہاں وہ رہتا ہے۔ ایک احمدی کبھی جھوٹی بات نہیں کہتا اور نہ ہی جھوٹ بولتا ہے۔ ایک احمدی کو اس خاطر ہونا چاہیئے کہ وہ ہر بات جس کا اس نے ذمہ لیا ہے وہ ضرور کر دکھائے تجارت میں یا کسی معاملہ میں بھی۔ چھوٹے سے چھوٹا وعدہ بھی جو اس نے کیا ہو اس کو وہ پورا کرے اور اس حد تک پورا کرے کہ ہر شخص یہ تسلیم کرے کہ ہاں ہاں ایک احمدی ایسا کر سکتا ہے۔ لوگ آپ پر اعتماد کریں۔ اس وجہ سے نہیں کہ آپ یہ دعوے کرتے ہیں۔ یا یہ کہ آپ کے پاس اچھے دلائل ہیں بلکہ اس وجہ سے کہ آپ ان اقدار کے حامل ہیں اپنی زندگی میں اسی حد تک کہ جس سے دوسرے لوگ باور کر لیں کہ یہی صحیح اسلامی قدریں ہیں۔ اس چیلنج کو ہمیں قبول کر لینا چاہیئے۔ بصورت دیگر ہم اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا نہیں کر رہے پھر ہم اللہ تعالیٰ کی اس تنبیہ کے نیچے آ جاتے ہیں:-

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ. وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ٥ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ ٥

اللہ تعالیٰ سے میری دُعا ہے کہ اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمائے۔ ہمارے دلوں اور ہماری عقلوں کو بیدار کر دے۔ ان اسلامی اقدار کی برکت اور بھلائی کی طرف جن کو ہم نے قبول کیا ہوا ہے۔ یہ کوئی جیٹی یا جرمانہ نہیں جو ہم نے ادا کرنا ہے یہ جرمانہ نہیں جو ہم پر لگا دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی برکت اور خیر ہے جو اس نے ہمیں عطا کی ہوئی ہے کہ ہم اس کی قدر پہچانیں اور ہم اس کو حاصل کرنے کے لئے تواتر اور استقلال سے دُعائیں مانگتے رہیں۔ کہ اپنی کوششوں میں کسی صورت بھی کوتاہی نہ کریں اور ہم اپنا محاسبہ بھی کرتے رہیں۔ کہ ہمارا آنے والا کل گزرے ہوئے کل سے بہتر ہونا چاہیئے۔ اور اگر بہتر نہیں تو ہم ایک مومن کے فرائض ادا کرنے والے نہیں۔ ایک مومن کا آنے والا کل اس کے گزرے ہوئے کل سے بہت آگے ہونا چاہیئے اور یہی حال ہمارا ہونا چاہیئے نہ کہ اس کے برعکس۔ جو کہ بدقسمتی سے اس وقت ہماری کثرت کے ساتھ یہی صورتِ حال ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کو بھی کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کریں۔ ہم اپنے ہر کام میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حصول اپنا مقصد بنا لیں۔ اور اس کی رضا اور خوشنودی کے حصول میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا بھروسہ رکھیں۔ اس کی ذات میں پورا پورا یقین ہو۔ ہمارا التقویٰ یعنی ہماری ہوشمندی پوری طرح شامل ہو اللہ تعالیٰ کے فرائض پوری طرح ادا کرنے میں۔ پھر ہم مستحق قرار دیئے جائیں گے جس کا قرآن کریم نے وعدہ فرمایا ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. جس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے خوف اور ڈر کے ماتحت ہے۔ تقویٰ کے کیا معنے ہیں۔ یا وہ شخص جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے لئے چوکنا اور بیدار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی مشکل کو حل کرنے کیلئے ایک راستہ کھول دیتا ہے اور وہ اس طریق سے اُسے عطا کرتا ہے جس کا اس کو کبھی گمان بھی نہیں ہوتا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرائض پوری دیانتداری سے ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اُس کے لئے کافی ہے۔

پس ان طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور بھلائی کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ مال و دولت کسی کے کام نہیں آئے گا۔ عہدہ یا ملازمت سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ حکومت کی نظر میں عزت کسی کے کام نہیں آئے گی۔ وہی عزت اور اصل عزت وہی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے مکمل سچائی میں اور نیکیوں میں صحیح خوشی اور راحت ہے آؤ ہم ان مستقل برکتوں اور بھلائیوں کی طلب کریں جو ہمارے ہی کام نہ آئیں گی بلکہ اُخروی زندگی میں بھی کام آئیں گی آؤ ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی عملی مثال بن جائیں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ٥ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ٥

ہمیں ان سب برکتوں اور بھلائیوں کا نمونہ بن جانا چاہیئے ہمیں اس دنیاوی زندگی میں اللہ تعالیٰ مل جانا چاہیئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے لقاء اس دنیاوی زندگی میں حاصل ہو جانا چاہیئے۔ ہمیں اس دنیا میں جنت کی راحتیں مل جانی چاہئیں اور ہم کو یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے ہمارے لئے کھلے ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لقاء سے نوازے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہم مطیع اور فرمانبردار بن جائیں اور ہم اس کی رضا اور خوشنودی کو پانے والے ہوں۔ آمین ؛

درخواستہائے دعا

(۱) محترم سیّد حمید احمد صاحب مقیم کینیڈا، بیرسٹری کے امتحان میں کامیابی اور بہتر مستقبل کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) محترمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ مقیم لنڈن، اپنے بچوں کی روحانی و جسمانی ترقیات، ان کی خیر و عافیت۔ اپنی خوشدامن صاحبہ کی صحت و عافیت اور اپنے میاں کے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے

(۳) مکرم سجاد احمد صاحب مقیم امروہہ یو پی، اپنی مشکلات کے ازالہ اور اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان

(۴) جماعت احمدیہ جمشید پور کے ایک مخلص رکن مکرم سیّد انیس احمد صاحب ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب جماعت، موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: سیّد رشید احمد بموگھر ٥

(۵) مجلس خدام الاحمدیہ باڑی پورہ کے ایک سرگرم رکن مکرم میر عبدالرشید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے B.A. فائنل میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک اعانتِ خاص میں پہل کرتے ہوئے مبلغ ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین ؛

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

"آئن سٹائن سے عبد السلام تک"

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

قرآنِ حکیم میں ہے :۔
"۔۔۔ زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر چیز بھی تیرے رب کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی ذرّہ سے چھوٹی چیز ہے اور نہ ہی اس سے کوئی بڑی چیز مگر یہ کہ وہ ایک روشن کر دینے والی کتاب میں ہے"۔ (یونس ۶۰)

اس آیتِ مبارکہ میں "مثقالِ ذرّۃ" قابلِ غور ہے۔ عربی میں مثقال کے معنی ہیں "ہر وہ چیز جس سے کسی چیز کا وزن کیا جائے اور "الذرّ" کے معنے ہیں" وہ چھوٹے چھوٹے ذرات جو دھوپ میں منتشر نظر آتے ہیں"۔۔۔

نہایت چھوٹی اور کم وزن چیز کو بھی اس اعتبار سے "ذرّہ" کہا جاتا ہے۔ سورہ "زلزال" میں من یعمل مثقال ذرّۃ آیا ہے۔ ذرّہ کے وزن برابر یعنی خفیف سے خفیف اب ذرہ سے بھی "اصغر" چیز کیسا ہو سکتی ہے؟ اس سے مراد وہ عنصر ہے جسے عصرِ حاضر کی طبعیات میں "ایٹم" کہا گیا۔ مختلف عناصر کے ایٹموں کا ایک معین وزن ہوتا ہے جو کہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے سب سے ہلکا ایٹم ہائیڈروجن گیس کا ہوتا ہے۔ سب سے بھاری یورینیم کا ہوتا ہے۔ یورنیم کا ایٹم اس سے کوئی ۲۳۸ گنا بھاری ہوتا ہے۔

طبعیات میں ATOMIC WEIGHT ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کاربن کو علامتی مثقالی وزن کا بٹہ بنا لیا اسی نسبت سے دوسرے عناصر کا وزن متعین ہوتا ہے دنیا میں اب تک ۱۰۳ عناصر دریافت ہو چکے ہیں اُن کے الگ وزن ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں ATOMIC WEIGHT کے نیچے ایک سو تین عناصر کا نام اور اُن کے اوزان کی فہرست ہے گویا "مثقال ذرّۃ" کا نقشہ ہے۔ بہر کیف ذرّہ سے اصغر چیز عصرِ حاضر کی طبعیات میں ایٹم ہے۔ ایک پاکستانی سائنسدان کے بقول :۔

"۔۔۔ ایٹم کا جال آہستہ آہستہ زندگی کے تمام شعبوں میں پھیلتا جا رہا ہے اور اس سے حیوانات نباتات اور جمادات سبھی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن اس کا جلالی نہیں پُرامن مقاصد کی تکمیل میں بہت مفید ثابت ہو رہا ہے ایٹمی دھماکے کو بطور بم استعمال کرنے کی بجائے اُس سے رُخ اور شدت کو اپنی مرضی کے مطابق سنوارا جا رہا ہے اور یہ دھماکہ چھوٹی سے چھوٹی طاقت سے لے کر بڑی سے بڑی طاقت کا ہو سکتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو پھلجھڑیاں چھوڑ سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو زلزلے لا سکتے ہیں آپ پہاڑوں کی گردن توڑ کر انہیں زمین بوس کر سکتے ہیں آپ میدانوں کا سینہ چیر کر جھیل بنا سکتے ہیں اور اگر آپ کے ساحل پر کوئی بندرگاہ نہیں ہے تو آپ ایک دھماکے سے بڑی اچھی بندرگاہ بنا سکتے ہیں آپ چھوٹے چھوٹے دھماکے کیجئے اور ایک گہری نہر خود بخود وجود میں آتی چلی جائے گی اگر آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے کسی علاقے میں دھات کے خزانے زیرِ زمین چھپے ہوئے ہیں تو دھماکہ کیجئے اور "کھل جا سم سم" کا نظارہ کیجئے"۔

حیرت انگیز اور دلچسپ

ایٹمی توانائی کا سفر آئن سٹائن سے لے کر پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام تک حیرت انگیز بھی ہے اور دلچسپ بھی ۔۔۔ آئن سٹائن نے کتابِ فطرت پر غور کیا اس نے دیکھا کہ چار الگ الگ طاقتیں کائنات میں کار فرما ہیں ڈاکٹر عبد السلام نے کتاب فطرت کے ساتھ "کتاب مکنون" سے بھی راہنمائی حاصل کی "اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض" کے فلسفہ پر غور کیا وہ پکار اُٹھے کہ یہ چاروں طاقتیں ایک وحدت سے پھوٹتی ہیں ابھی دو طاقتوں کو جوڑا گیا باقی دو پر کام جاری ہے۔ اس کے عمل سے حیرت انگیز توقعات وابستہ ہیں۔

نظریہ اضافیت پیش کرنے والے شہرۂ آفاق سائنسدان آئن سٹائن نے دیکھا کہ کائنات میں چار بڑی قوتیں کار فرما ہیں۔ اُن کی مشترکہ بنیاد تلاش کرنے کے لئے ۳۰ برس تک جد و جہد کرتے رہے لیکن دُرِ مقصود ہاتھ نہ آیا۔

۱۔ ان قوتوں میں سے ایک قوت کششِ ثقل ہے۔
۲۔ دوسری ایٹمی قوت ہے جو کہ نہایت طاقتور ہے
۳۔ ایک نسبتاً کمزور ایٹمی قوت ہے۔
۴۔ چوتھی برقی مقناطیسی قوت ہے

اب ثابت ہوا کہ آخری دونوں قوتیں ایک ہی محرک کی مظہر ہیں ۱۹۸۸ء تک چاروں قوتوں کی مشترکہ بنیاد پر انشاء اللہ کام مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح "اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض" کی حقیقت ذاتی طبعیات کی اکائیوں میں الم نشرح ہو جائے گی۔

سیرت و کردار کے مظہر ۔۔ نام

آئن سٹائن کی سفارش پر ایٹم بم بنایا گیا جو اپنے جلو میں ہلاکت آفرینیوں کو لئے ہوئے آیا۔ آئن سٹائن کے معنے ہیں "ایک پتھر" اُس نے دنیا کے سینہ میں جیتا جاگتا ایک پتھر دے مارا اور "عبد السلام" کے معنے السلام خدا کا عبد ۔۔ یعنی خدا کے فرزند کے ہیں آپ نے چار بنیادی قوتوں میں فصل کو وصل میں تبدیل کر دیا ۔۔۔ ڈاکٹر سلام کی ساری کوششیں ایٹم برائے امن کے لئے وقف ہیں ۔۔۔ کیا نام بھی بعض دفعہ سیرت و کردار کا مرقع بن جاتے ہیں؟

قرارداد کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کالیکٹ

متانور (ضلع کینانور کیرالہ) میں گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقدہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خلل ڈالنے اور فساد کے حالات پیدا کرنے کی غرض سے وہاں کے مقامی شر پسندوں نے جو ہنگامہ آرائی کی اس کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی سنٹرل کمیٹی نے مورخہ ۸۰/۲/۵ کو محترم صدیق امیر علی صاحب صدر مرکزی کمیٹی کی صدارت میں ایک قرارداد پاس کی ہے جس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

"کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کے اس اجلاس کے نزدیک مسلمانوں کے اکثریتی طبقہ کی جانب سے جبر اور ظلم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ایک جلسے میں خلل ڈال کر اُسے رد کرنے کی کوشش ایک سنگین اور تشویشناک نوعیت کی حامل ہے۔ یہ فعل احمدی مسلم اقلیتی فرقہ کے اس بنیادی حق کو جس کے ذریعہ وہ اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ و تشہیر میں حق بجانب ہے پامال کرنے کے مترادف ہے اس ناپاک و جبرانہ فعل کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے ہم جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کے تمام افراد حکومت ہند کے وزیر اعظم اور صوبائی حکومت کی خدمت میں پُر زور درخواست کرتے ہیں کہ اس جارحانہ رویہ کو جسے مسلم اکثریتی طبقہ نے ہند کے اس علاقہ میں اپنایا ہوا ہے سختی سے روکا جائے اور ہم التجا کرتے ہیں کہ ہندوستانی سیکولر قانون میں ہر فرقہ کو پُر امن طریق سے اپنے عقائد و نظریات دوسروں تک پہنچانے کا جو حق دیا گیا ہے اس کی حفاظت کی جائے۔

جماعت احمدیہ متانور ضلع کینانور نے یوم میلاد النبی ؐ کے موقعہ پر ایک جلسہ کا انعقاد کیا اس جلسہ میں خلل ڈالنے اور اسے رد کرنے کی غرض سے مسلم اکثریت کے ایک طبقے نے پہلے سے تیار شدہ پروگرام کے تحت ہنگامہ آرائی کی لیکن پولیس کی بروقت اور مؤثر مداخلت اور روک تھام کے نتیجہ میں ان کا یہ ناپاک منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا ۔۔۔ یہ کمیٹی ان پولیس افسران کی ممنون ہے جنہوں نے ہمیں ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھا اور متانور کے ان ہنگامی حالات میں اس نے جو غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا اس کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں زخمی ہونے والے پولیس کے افسران اور جوانوں سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں

کچھ سیاسی جماعتوں نے شرارت اور گمراہ کن طریقہ سے اس جلسہ میں فساد برپا کرنے کی غرض سے جو ناپاک کوشش کی ہے ہم اس کی پُر زور مذمت کرتے ہیں نیز اس الزام کی پُر زور تردید کرتے ہوئے کہ بعض غیر مسلم اور دیگر سیاسی جماعتیں اس ہنگامہ آرائی میں ملوث تھیں ہم اپنے ان انصاف پسند غیر جانبدار دوستوں کے مخلصانہ تعاون کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ایک مسلم فرقہ کے جذبات اور امنگوں کی قدر کرتے ہوئے انصاف کا ساتھ دیا"۔ (سیکرٹری برائے سنٹرل کمیٹی جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ)

سابقہ پیشگوئیوں کی روشنی میں

افغانستان کے موجودہ حالات پر ایک نظر

از مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب بھوبنیشور (اڑیسہ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ گذشتہ سال کے آخری دنوں میں افغانستان میں ایک بہت بڑی سیاسی تبدیلی رونما ہوئی ہے یعنی کہ صدر حفیظ اللہ امین کو تخت حکومت سے برطرف کر کے ان کی جگہ ببرک کرمل نئے صدر بنے اور نئے حکمران نے نہ صرف سابق صدر امین بلکہ ان کے خاندان کے تمام افراد کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ان تمام واقعات کے پس پشت روس کا ہاتھ بتایا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ۲۵ دسمبر سے روسی فوج کے قریباً پچاسی ہزار فوجی افغانستان پہنچ گئے تھے اور انہیں کی مدد سے حفیظ اللہ امین کی حکومت کا تختہ اُلٹا کر ببرک کرمل کو نیا صدر بنایا گیا ہے روسی فوج اب بھی وہاں پر موجود ہے اور اس صورت حال سے پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ افغانستان اب کمیونزم کے پنجہ میں جکڑا گیا ہے جس سے جلد چھٹکارا پانا افغانیوں کی طاقت سے باہر ہے۔

افغانستان کی موجودہ صورت حال پر غور کرنے سے پہلے ہمارے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تقریر جو حضور نے ۱۹۴۵ء میں "اسلام کا اقتصادی نظام" کے زیر عنوان فرمائی تھی کا مطالعہ کرنا از بس ضروری ہے حضور نے اپنے اس مضمون میں روس کے متعلق آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے کی ایک پیشگوئی کا ذکر کیا۔ یہ پیشگوئی بائبل میں موجود ہے اور حزقیل باب ۳۸، ۳۹ میں اس کا تفصیلی ذکر آتا ہے۔ یہ بہت بڑی پیشگوئی ہے اس کا خلاصہ یہاں درج کرنا ہی کافی ہوگا۔

اس زمانے میں جب کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ روس دنیا میں اس قدر ترقی حاصل کر لے گا کہ اپنی حکومت اور طاقت کے ذریعہ خطۂ ارض پر چھا جائے گا۔ حزقیل نبی نے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "اے روس کے بادشاہ! خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں دنیا کے آخری زمانہ میں تیری طاقت کو بڑھاؤں گا اور تیری شوکت میں غیر معمولی اضافہ کروں گا یہاں تک کہ اس گھمنڈ میں کہ تیری طاقت بہت بڑھ چکی ہے اور تیری عظمت میں اضافہ ہو گیا ہے غیر ملکوں کو اپنے قبضہ میں لانے اور اُن کے اموال اور اُن کے مواشی اور ان کی دولت کو لوٹنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ فارس اور ایران پر بھی تیرا قبضہ ہو جائے گا۔ اے روس کے بادشاہ اس لئے کہ تو غیر ملکوں کی دولت کو لوٹ لے اُن کا سونا اور چاندی اپنے قبضہ میں کر لے اور ان کے مواشی اور ان کے اموال غصب کر لے اپنے ملک میں سے نکلے گا اور غیر ممالک پر حملہ کرتے ہوئے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ تو یروشلم پر حکومت کرنا چاہے گا جس کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں تب میرا غضب تجھ پر بھڑکے گا میں آگ اور گندھک کا مینہ تجھ پر برساؤں گا اور تجھے بنیاں مار مار کر تیرے مونہہ اور جبڑوں کو چیر دوں گا اور تجھے اس طرح تباہ و برباد کر دوں گا کہ تیری لاشوں کے انبار جنگلوں میں لگ جائیں گے اور لوگ مہینوں تک زمین پر دفن کرتے رہیں گے"۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کا تعلق افغانستان کی موجودہ حالت سے ہے۔ آج یہ مانی ہوئی بات ہے کہ روس اس زمانہ میں ایک زبردست طاقت کا مالک بن چکا ہے اور وہ دنیا کی دولت کو لوٹنے کے لئے غیر ممالک پر حملہ کرنے لگ گیا ہے اور حدیث کے بیان کے مطابق یہی وہ دور ہے جب یاجوج و ماجوج کے درمیان جنگ ہوگی اور دونوں کی طاقت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ غرض پیشگوئی کے مطابق روس پر آخر خدا کا غضب بھڑکے گا اور آسمانی عذاب کا نشانہ بن کر وہ تباہ و برباد ہو جائے گا یہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا کمیونزم کی تباہی سے متعلق ایک رؤیا بھی قابل ذکر ہے۔ حضور نے یہ رؤیا ۱۹۲۱ء میں دیکھا تھا جب کہ روس میں کمیونسٹ حکومت قائم ہوئے ابھی صرف چار سال گزرے تھے۔ اس رؤیا سے یہ اندازہ لگتا ہے کہ کمیونزم کی طاقت دنیا کے لئے خطرناک ثابت ہوگی اور روس دنیا کے ایک کنارے سے چل کر یکے بعد دیگرے کئی ملکوں کو جبراً اپنے قبضہ میں لائے گا۔ یہاں تک کہ احمدیت و اسلام کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو جائے گا اس خطرہ کا مقابلہ حدیث کے قول کے مطابق کوئی انسانی ہاتھ نہیں کر سکے گا بلکہ صرف خدائی طاقت کے ذریعہ اس فتنہ کا مقابلہ کیا جا سکے گا غرض جب کمیونزم سے احمدیت اور اسلام کے لئے خطرہ پیدا ہوگا تب مسیح موعود کا خلیفہ اور اس کے ساتھ کروڑوں احمدی جو حقیقتاً اسلام کے لئے اپنی جان، مال، عزت قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں خدا کی طرف ہاتھ اُٹھا کر اس فتنہ پر فتح پانے کے لئے دعا کریں گے اور ان شاء اللہ خدائی طاقت کے ذریعہ یہ فتنہ روئے زمین سے ہمیشہ کے لئے اُکھاڑ کر پھینک دیا جائے گا۔ غرض یہیں سے شروع ہوگی اسلام و احمدیت کے غلبہ کی وہ صدی جس کے بارہ میں بار بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی تقریروں میں ذکر فرما رہے ہیں۔

آج افغانستان میں روسی مداخلت اسلام کے لئے جس رنگ میں خطرہ کا موجب بن چکی ہے اس کو دنیا کے اسلامی ممالک بھی اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں اور وہ اپنی اس پریشانی اور خوف کا برملا اظہار کر بھی چکے ہیں مگر افسوس کہ ابھی تک ان ممالک نے اس عظیم خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے مادی تدابیر کی طرف تو رجوع کیا ہے جبکہ وہ حقیقی روحانی ذرائع جن کی طرف پہلے سے نشاندہی موجود ہے ان کی طرف متوجہ ہونے کی انہیں توفیق نہیں مل پائی ہے۔ کاش یہ لوگ ایسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "لا یدان لاحد لقتالہما" یعنی کسی کے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جس سے وہ یاجوج و ماجوج کا مقابلہ کر سکے" پر غور کرتے ہوئے خدائی امداد کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس پر غور و فکر کرتے۔

اشتراکیت کی بڑھتی ہوئی موجودہ طاقت پر غور کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روس کے متعلق تین اہم پیشگوئیاں بھی ہمارے سامنے آتی ہیں پہلی پیشگوئی جو زار کی حکومت کے خاتمہ کے بارے میں تھی وہ بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے۔ دوسری پیشگوئی یہ تھی کہ زار روس کا سونٹا حضور کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ رؤیا میں کسی حکومت کا عصا دیئے جانے کے معنے وہاں پر طاقت و نفوذ کے حاصل ہونے کے ہوتے ہیں۔ پس جہاں حزقیل نبی کی خبر یہ بتا رہی ہے کہ کمیونسٹ اقتصادی نظام کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کرتا وہاں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر بھی دی ہے کہ آخر روس کا نظام حکومت ہمارے ہاتھوں میں دیا جائے گا اور اس کی اصلاح کا کام ہمارے سپرد ہوگا۔ اور آپ کی تیسری پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد روس کے علاقہ میں ریت کے ذروں کی مانند نظر آئیں گے انشاء اللہ العزیز۔

غرضیکہ یہ خدائی باتیں ہیں جو ایسے وقت میں کی گئی تھیں جبکہ ان کے پورا ہونے کی بظاہر کوئی صورت بھی دنیا میں نظر نہیں آتی تھی اور نہ اب نظر آتی ہے۔ مگر خدا کے مامورین کی پیشگوئیاں سب کی سب ان کے ہاتھ پر پوری نہیں ہوتیں بلکہ اُن میں سے اکثر ان کی جماعت کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں ہمیں یقین ہے کہ ان پیشگوئیوں کا ظہور بھی اسی رنگ میں ہوگا پس یہ خیالی بات نہیں کہ ایک دن روس کے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر اسلام کے بیان کردہ نظام کو اپنے ہاں جاری کریں گے پس جلد یا بدیر کمیونزم کا نظر آنے والا زبردست خطرہ دور ہو جائے گا اور لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کی خرابیوں کی اصلاح اور ان کے دکھوں کا صحیح علاج صرف اسلامی تعلیم میں ہی پایا جاتا ہے۔

کتنے خوش نصیب ہوں گے وہ احمدی جن کی زندگی میں ہی پیشگوئیاں پوری ہونگی اسلام اس وقت ایک نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے اس لئے ہر احمدی کو اس اہم فریضہ کی بجا آوری کے لئے اپنے آپ کو ابھی سے تیار کرنے اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے قوت و طاقت کے طلبگار ہونے کی ضرورت ہے۔

دعائے مغفرت: افسوس کہ محترم خواجہ غلام محمد صاحب دانی صدر جماعت احمدیہ اننت ناگ باندی پورہ دو ماہ تک جگر کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ ۹ تبلیغ (فروری) ۵۹ ہش بروز ہفتہ وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ محترم خواجہ صاحب جماعت کے لئے بہت درد رکھنے والے تھے۔ نہایت نیک متقی۔ تہجد گذار۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ ان کی وفات سے جماعت میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ قارئین بدر کی خدمت میں ص ۲۴

۲۴ دُعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین خاکسار محمد عبد اللہ فرشہ حال سرینگر کشمیر

مجالس انصار اللہ کی تشکیل اور دینی پروگرام

از مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

قیادت عمومی (۱) جن مجالس میں ابھی تک آئندہ تین سال یعنی ۳۱؍دسمبر ۱۹۸۲ء کے لئے زعیم/زعیم اعلیٰ کا انتخاب نہیں ہوا۔ اُن کے زعماء/زعماء اعلیٰ فوراً مقامی امیر صاحب/صدر صاحب سے مل کر انتخاب کا انتظام کروائیں اور اس کی رپورٹ مرکز میں جلد بھجوائیں۔

(۲) مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ کے انتخاب کی منظوری دی گئی ہے۔

۱۔ چنتہ کنٹہ	زعیم	مکرم محمد لبشیر الدین صاحب
۲۔ قادیان	زعیم اعلیٰ	مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد

(۳) ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں پہنچ جانی چاہئے۔

(۴) زعماء مجالس انصار اللہ اپنے حلقہ میں ہر ماہ تربیتی اجتماع کے انعقاد کا اہتمام فرمائیں۔ اور اس کی رپورٹ مرکز میں ماہ بماہ باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔

قیادت مال (۱) فارم تشخیص چندہ اراکین مجلس انصار اللہ اگر اس وقت تک بھجوائے نہیں جا سکے تو بعد تکمیل ازراہ کرم جلد واپس بھجوا دیئے جائیں۔

(۲) مجلس انصار اللہ کے ماہوار چندہ کی شرح ایک پیسہ فی روپیہ یعنی ۱/- روپے ماہانہ آمد پر ایک روپیہ فی رکن ہے۔ کوشش کی جائے کہ ہر رکن مجلس انصار اللہ سے باقاعدہ ہر ماہ چندہ مجلس انصار اللہ وصول کیا جائے۔ اور اس چندے کا ⅓ حصہ مقامی ضروریات کے لئے رکھ کر باقی رقم ⅔ حصہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ تاکہ مرکز کے کام نہ رکیں۔ واضح ہو کہ انصار اللہ کا مالی سال یکم جنوری سے آخر دسمبر تک ہے۔ اس کے مطابق ہر سال بجٹ کی تشخیص کر کے دفتر مرکز میں بھجوانے کا التزام کیا جائے۔

قیادت تبلیغ (۱):- ہر رکن مجلس کو تحریک کی جائے کہ سال میں کم از کم ایک شخص کی اصلاح کر کے اُسے اسلامی انوار کا گرویدہ بنائے۔ (۲):- انصار اللہ کو قلمی جہاد اور مضمون نویسی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہے۔ (۳):- وقف عارضی میں حصہ لینے کے لئے ہر سال ہر رکن کو تحریک کی جائے۔ اور اس کی باضابطہ اطلاع دفتر مرکزی کے علاوہ دفتر نظارت دعوۃ وتبلیغ میں بھی دی جایا کرے۔ (۴):- ہر رکن کو اخبار بدر کے مطالعہ کی تحریک کی جائے۔ اُن کے نام پرچہ جاری کیا جائے۔ اور اخبار بدر کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کی جائے۔ (۵):- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم اشاعت قرآن کی طرف بھی مجالس خاص توجہ دیتی رہیں۔ (۶):- انصار اللہ کو تحریک جدید اور وقف جدید اور دیگر چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی جائے۔

قیادت تربیت (۱):- ہر رکن انصار اللہ کو نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ (۲):- ظاہری شعائر اسلام کی پابندی کی تلقین کی جائے۔ (۳):- تمباکو نوشی و تمباکو خوری سے اجتناب کی ترغیب دی جائے۔ (۴):- اسلامی اخلاق بالخصوص راست گفتاری۔ سچی شہادت اور مظلوم کی حمایت پر زور دیا جائے۔ اور لغو باتوں سے اجتناب کی تلقین کی جائے۔ (۵):- جماعت میں اطاعت کی روح کو ترقی دی جائے۔ اور تجسس اور ناجائز نکتہ چینی کے خلاف ماحول پیدا کیا جائے۔ (۶):- ذکر الٰہی کا التزام۔ اس ضمن میں حضور نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں جس روحانی پروگرام کا اعلان فرمایا ہے اس کا التزام ہر رکن سے کرایا جائے۔

قیادت تعلیم (۱):- تعلیم یافتہ انصار کو پُر زور تحریک کی جائے کہ وہ دوران سال نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے امتحانوں میں ضرور شرکت کریں۔ تاکہ انکی دینی معلومات وسیع ہوتی رہیں۔ (۲):- ہر مجلس رپورٹ دے کہ کس قدر انصار ناخواندہ ہیں۔ پھر انہیں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کا انتظام کرے۔ جو انصار قاعدہ ختم کر چکے ہوں۔ انہیں ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا جائے۔ اور اس انتظام کی مرکز میں رپورٹ بھجوائی جائے۔ اور جو ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔ ان کو تفسیر صغیر کی مدد سے باترجمہ قرآن پڑھانے کا انتظام کیا جائے۔ اور اس انتظام کی بھی مرکز میں رپورٹ بھجوائی جائے۔ تاکہ مرکز کو مجالس کی تعلیمی ترقی کا علم ہوتا رہے۔ (۳):- حضور نے فرمایا کہ انصار اللہ کا فرض ہے کہ اپنی زندگیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالیں۔ اپنے گھروں میں بچوں کو اسلام سکھائیں۔ قرآن کریم پڑھائیں۔ اور اس کے مطابق اپنی آئندہ نسلوں کی صحیح طور پر تربیت کریں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی کتب کا خود بھی مطالعہ کریں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی کرائیں۔

قیادت تجنید (۱):- تمام ایسے اصحاب کو مجلس انصار اللہ کا رکن بنایا جائے۔ جو گذشتہ سال کے دوران چالیس سال کی عمر تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اُن کی فہرست مع ضروری کوائف مندرجہ فارم تیار کر کے مرکز میں بھجوائے جاتے رہیں۔

(۲):- جماعتوں کے امراء حضرات/صدر صاحبان اس امر کا جائزہ لیں کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔

قیادت خدمت خلق (۱):- تمام مجالس بیکاروں کو روزگار دلانے کی حتی المقدور کوشش فرمائیں۔ (۲):- ہر مجلس نادار مریضوں کے علاج میں امداد کی طرف خصوصیت سے توجہ دے اور بیماروں کی عیادت کے لئے انفرادی طور پر تحریک کرتی رہے۔ اسی طرح غریبوں۔ بیواؤں اور یتیموں کی امداد کا کام بلا امتیاز مذہب وملت جاری رکھے۔

قیادت ذہانت وصحت جسمانی (۱):- صحت جسمانی کو قائم رکھنے کے لئے مجالس انصار اللہ ملکی کھیلیں رائج کریں۔ اور انصار اللہ کو روزانہ سیر کی ترغیب دیں۔ (۲):- ہر مجلس سال میں کم از کم ایک پکنک کا اہتمام کرے۔ (۳):- ہر مجلس اپنے ہاں سال میں کم از کم ایک دفعہ ورزشی مقابلوں کا اہتمام کرے۔

محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کا تبلیغی وتربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ اور خاکسار مورخہ ۲۸؍جنوری کو مدراس سے روانہ ہو کر مورخہ ۲۹؍جنوری کو کالیکٹ پہنچے۔

کالیکٹ میں دو روزہ جلسہ عام:- کالیکٹ جماعت کے زیر اہتمام ۲۹؍ اور ۳۰؍جنوری کو بمقام گنجی پیرہ دو روزہ جلسہ عام منعقد ہوا۔ پہلے روز محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کیساتھ جلسہ شروع ہوا۔ اس جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے محترم ناظر صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت وسوانح اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان پر قریباً دو گھنٹے طویل تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ محترم صدیق امیر علی صاحب صدر کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے ملایالم میں کیا۔ مورخہ ۳۰؍جنوری کو دوسرا جلسہ عام بھی مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب ہی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے "ظہور مہدی علیہ السلام پیشگوئیوں کی روشنی میں" کے زیر عنوان تقریر کی۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے ظہور امام مہدیؑ کے بارے میں بعض اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ آخر میں محترم ناظر صاحب نے ظہور امام مہدیؑ کے سلسلہ میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد یہ جلسہ رات کے گیارہ بجے نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ان دونوں جلسوں میں غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

کینانور:- مورخہ ۳۱؍جنوری کی صبح ہم دونوں محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کے ہمراہ کالیکٹ سے کینانور کیلئے روانہ ہوئے جہاں بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کے کمپاؤنڈ میں جلسہ سیرت النبیؐ محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے ہندو کتب میں حضرت رسول کریم صلعم کے بارے میں پیشگوئیوں کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالنے کے بعد امام مہدی کے ظہور کے بارے میں حضور اکرم صلعم کی بعض پیشگوئیوں کی روشنی میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت ثابت فرمائی۔ اس تقریر کا خاکسار ملایالم میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ سناتا رہا۔

مٹانور:- مورخہ یکم فروری کو ہمارا وفد براستہ کوڈالی مٹانور کے لئے روانہ ہوا۔ مٹانور میں ہمارے جلسہ سیرۃ النبی صلعم کے دوران وقوع پذیر ہونے والے افسوسناک واقعات کی تفصیل قارئین بدر کی گذشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ مورخہ ۲؍فروری کو کالیکٹ میں محترم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت صوبائی احمدیہ سنٹرل کمیٹی کے ایک خصوصی اجلاس میں سنیوں کے اس حملہ کی مذمت کرتے ہوئے اور روزنامہ چندریکا کی فتنہ انگیز رپورٹ کی سختی سے تردید کرتے ہوئے ایک ریزولیشن پاس کر کے مقامی اخباروں اور آل انڈیا ریڈیو کو بھجوایا گیا جسے A.I.R نے دوسرے دن صبح ۶:۴۵ بجے نشر کیا اور تمام اخباروں نے اہمیت کے ساتھ شائع کیا۔ اس ریزولیشن کا اردو ترجمہ بدر کی اسی اشاعت میں دیا جا رہا ہے۔

کوڈالی:- مورخہ ۳؍فروری کی شام کو مسجد احمدیہ کوڈالی میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم سی برکت اللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی جس کا محترم صدیق امیر علی صاحب نے ترجمہ سنایا۔ اس سے قبل مکرم محمد صاحب آف مٹانور نے بیعت کی۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے آمین۔

پیرنگاڈی:- دوسرے دن مسجد احمدیہ پیرنگاڈی میں ایک تربیتی اجلاس میں محترم ناظر صاحب نے خطاب کیا جس کا ترجمہ خاکسار نے کیا۔ مورخہ ۴؍فروری کو زیر صدارت محترم صدیق امیر علی صاحب جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ مکرم سی کے عبداللہ صاحب کی تلاوت قرآن اور خاکسار کی نعت خوانی کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے سیرۃ النبی صلعم کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ یکے بعد دیگرے محترم صدیق امیر علی صاحب، محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب اور خاکسار نے سنایا۔ دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۵؍فروری کو محترم مولانا امینی صاحب قادیان کے لئے جبکہ خاکسار اور محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کرونا گپلی کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی وتربیتی دورہ کو ہر جہت سے مفید و بابرکت ثابت کرے آمین۔

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فرض ہے۔

جلسہ مصلح موعود رضی اللہ عنہ لجنہ اماء اللہ قادیان

رپورٹ مرتبہ محترمہ لبشریٰ طیبہ صاحبہ غوری نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ مورخہ ۲۰ فروری کو نصرت گرلز اسکول کے صحن میں ٹھیک اڑھائی بجے زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان منعقد ہوا۔ درمیان جلسہ میں محترمہ حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ تشریف لائیں اور بقیہ کارروائی آپ کی صدارت میں ہوئی۔

عزیزہ نزہت طیبہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ نعیمہ لبشریٰ کی نظم کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے قرآن و حدیث کے مختلف حوالہ جات پیش کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پس منظر بیان کیا۔ عزیزہ طاہرہ شوکت نے پیشگوئی کا متن سنایا۔

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" اس عنوان پر عزیزہ امتہ الرحمٰن نے آپ کے زمانہ میں اٹھنے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کسطرح آپ نے اپنی ذہانت کے ذریعہ ان فتنوں کا مقابلہ کیا۔ اور آپؓ کے روحانی لیکچروں اور تصنیفات کو آپ کے ذہین و فہیم ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ عزیزہ راشدہ رحمٰن نے زیر عنوان "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا" کئی ایک مثالیں پیش کر کے بتایا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اور آپ کا وجود آسمانی وجود تھا۔ بعدازیں محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ عزیزہ امتہ الشکور نے "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" کے عنوان پر حضورؓ کی تقاریر و تصانیف کے اقتباس پیش کر کے روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد ناصرات کی دو بچیوں عزیزہ امتہ النصیر بشریٰ نے بعنوان "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" اور عزیزہ نعیمہ سلطانہ نے بعنوان "وہ جلد جلد بڑھے گا" مختصر تقاریر کیں۔

"قومیں اس سے برکت پائیں گی" پیشگوئی کے اس پہلو پر عزیزہ امتہ الرفیق نے تقریر کرتے ہوئے آپ کے خطبات اور تصنیفات کے اقتباسات کی روشنی میں بتایا کہ کسطرح آپؓ کے ہاتھوں قوموں نے برکت پائی۔ بعد ازاں منصورہ عصمت نے نظم سنائی۔ عزیزہ مریم صدیقہ نے بعنوان "حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا عشق رسول اللہ" تقریر کی۔ عزیزہ نے آپ کی زندگی کے چند واقعات اور اقتباس پیش کر کے اس عنوان پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ خاکسار نے [illegible] حضرت مصلح موعودؓ کا [illegible] شان [illegible] تبلیغ اسلام [illegible] تقریر میں خاکسار نے حضورؓ کے پھیلائے ہوئے تبلیغی نظام اور اس کے شاندار نتائج کا ذکر کیا۔

"حضرت مصلح موعودؓ کا مقام محمودؐ" اس موضوع پر عزیزہ امتہ الحفیظ سلطانہ نے تقریر کی۔ عزیزہ نے اپنی تقریر میں جماعت کے بزرگان کی رائے حضورؓ کے بارے میں اور خود حضورؓ کے الفاظ اس بارے میں سنا کر اس پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں عزیزہ راشدہ رحمٰن نے نظم سنائی۔ نظم کے بعد عزیزہ زکیہ بیگم نے تقریر کی۔ عنوان تھا "حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرۃ" عزیزہ نے چند واقعات سنا کر آپ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ "حضرت مصلح موعودؓ کی بچپن کی دلچسپیاں" اس عنوان پر عزیزہ عقیلہ عفت نے تقریر کی۔ عزیزہ نے آپ کے بچپن کے چند واقعات سنا کر یہ بتایا کہ آپؓ کے مشاغل بچپن سے ہی ایسے تھے جن سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ آپؓ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس کے بعد عزیزہ امتہ الوحید لبشریٰ نے نظم سنائی۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ جس کے ساتھ ہی آپ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی کہ ایک عظیم الشان لڑکا تجھے دیا جائے گا کہ جس کے ذریعہ اسلام کو بہت ترقی ملے گی۔ یہی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضورؑ نے شائع فرمائی تھی۔ محترمہ موصوفہ نے اس پیشگوئی کے انکشاف اور اس کے بعد کے چند واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جنوری ۱۹۴۴ء میں حضورؓ کے لاہور میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی رات میں رویا میں آپؓ کو یہ خبر دی کہ آپؓ ہی مصلح موعود ہیں۔ حضورؓ نے قادیان میں مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ کے دوران اس رویا کا انکشاف فرمایا۔ لوگوں نے اس انکشاف کی خوشی میں ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ اور دوسرے دن قادیان میں اس خوشی میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ بیرونی جماعتوں کو اخباروں کے ذریعہ یہ خوشخبری پہنچائی گئی۔ چاروں طرف سے حضور کو مبارکباد کے خطوط و تاریں موصول ہوئیں۔ جماعت کے اکثر بزرگان کو [illegible] سے متعلق رویا و کشوف ہوئے۔

حضور اس انکشاف کے بعد جماعت کو عظیم الشان قربانیوں کے لئے تیار کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو بتایا کہ "منزل قریب ہے اور راہ بعید ہے" حضورؓ نے جمعہ کے دن فرمایا کہ اس الہام نے میرے جوش [illegible] دئے ہیں۔ اور اس الہام کا مطلب جو میں نے سمجھا ہے وہ یہ [illegible] احمدیت کے غلبہ کے [illegible] ہیں۔ لیکن [illegible] تیاری تھوڑی ہے جو کرنی چاہیئے۔ اور جماعت کو [illegible] قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء [illegible] میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اڑھائی ہزار احمدی شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں حضور نے اس رویا کا انکشاف فرمایا اور جلسہ کے بعد آپ چلہ کشی والے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جگہ چونکہ کم تھی اس لئے پینتیس ۳۵ آدمیوں سمیت کمرہ کے اندر جا کر دعا فرمائی جس میں باہر [illegible] کھڑے سب لوگ دعا میں شریک ہوئے۔ آپؓ نے فرمایا [illegible] اس موقعہ پر کوئی بھی اپنی ذاتی غرض کے لئے دعا نہ کرے بلکہ صرف اسلام و احمدیت کی ترقی کیلئے دعائیں کی جائیں۔ بعد ازاں لدھیانہ لاہور اور دہلی میں بھی جلسے منعقد کئے گئے۔ پھر محترمہ حضرت سیدہ موصوفہ نے حضور کا چالیس روز تک حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر جا کر دعا کرنے کا ذکر کر کے فرمایا کہ احمدیت کی ترقی کیلئے حضور نے برابر چالیس روز دعائیں کیں۔ آج کا دن جہاں پیشگوئی کے پورا ہونے پر بے حد خوشی منانے کا دن ہے وہاں ہم پر حضورؓ نے لجنہ قائم کر کے بہت سی ذمہ داریاں بھی ڈالی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری صحیح رنگ میں پورا کرنے کی توفیق دے۔ تا احمدیت کی ترقی کو ہم نزدیک ترین لانے والیاں ہوں۔ آمین۔

اس خطاب کے بعد محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے کبیں کے پروگرام میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ پروگرام "اچھلو کودو" کے تحت مورخہ ۱۸ کو پارک خواتین میں کیا گیا تھا۔ اس میں لجنہ و ناصرات کی اکثر ممبرات نے حصہ لیا۔ اسی طرح اس مبارک پیشگوئی کو اچھی طرح بہنوں اور بچیوں کے ذہن نشین کرانے کے لئے مورخہ ۱۰ کو ایک امتحان لیا گیا۔ جس میں کل ۱۳۶ ممبرات شامل ہوئیں۔ اور تمام کامیاب ہوئیں۔ ان میں سے ۱۸ ممبرات نے پورے نمبر حاصل کئے اور ۸ ممبرات نے ۵۰ سے زائد نمبر حاصل کئے۔ اس امتحان میں پورے نمبر لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب آف لنڈن جو کہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے ہوئے تھے نے شیرینی کا انتظام فرمایا جو تقسیم انعامات کے بعد تقسیم کی گئی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کروائی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی برکات سے ہمیشہ متمتع کرتا رہے۔ آمین +

قادیان میں یوم مصلح موعودؓ کی مبارک تقریب بقیہ صفحہ اوّل

قریباً ہر پہلو اس واقعہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ حاضرین اس طرز استدلال سے بہت محظوظ ہوئے۔ آخر میں موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کے دل کے حلیم ہونے کے ثبوت میں اپنا ایک ذاتی ایمان افروز واقعہ بھی سنایا۔

دوران جلسہ محترم صدر جلسہ نے اعلان فرمایا کہ کوئی دوست اپنا کوئی ایسا ذاتی واقعہ جو حضرت مصلح موعودؓ کی صفات پر روشنی ڈالتا ہو بیان کرنا چاہیں تو پانچ پانچ منٹ ایسے دوستوں کو بھی موقع دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم محمد شفیع صاحب ہاشمی آف کراچی نزیل قادیان۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش نے بعض ایمان افروز واقعات بیان کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد مکرم [illegible] الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا دعائیہ منظوم کلام ؏

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

صدارتی خطاب

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ [illegible] نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] مصلح موعود کا مصداق ہونے کا اس وقت تک اعلان نہیں فرمایا جب تک کہ خدا تعالیٰ نے خود نہیں بتا دیا کہ آپؓ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں چنانچہ ۱۹۴۴ء میں باعلام الٰہی آپؓ نے یہ اعلان فرمایا کہ انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ اور اس کے بعد سے آپؓ ہی کی زندگی میں ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب منانے کا سلسلہ شروع ہوا۔

آنمحترم نے فرمایا یہ نشانِ رحمت کوئی معمولی نشان نہیں بلکہ یہ آیات اللہ کا مجموعہ ہے جس پر حضرت مصلح موعودؓ کی ذات اور آپؓ کا ۵۲ سالہ زریں دور خلافت اور آپؓ کے کارہائے نمایاں شاہد ناطق ہیں۔ آپؓ کا دور غلبہ اسلام کے لئے ایک نہایت ہی اہم دور تھا چنانچہ غلبہ اسلام کی مستحکم بنیادیں آپ استوار کر گئے اب ہمارا یہ ذمہ داری ہے کہ اس پر عمارت تیار کریں اور آپ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے جد کریں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

کچھ دیگر دلچسپ پروگرام

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس مبارک دن کی خوشی میں "اچھلو اور کودو" کے تحت خدام و اطفال اور لجنہ و ناصرات نے دو تین روز قبل ہی سے ورزشی و علمی مقابلوں کا پروگرام جاری رکھا۔ چنانچہ پارک خواتین میں لجنہ و ناصرات کے علمی و ورزشی مقابلے ہوئے جبکہ احمدیہ اسپورٹس کلب کے زیر اہتمام خدام و اطفال کی نٹ بال والی بال اور رنگ وغیرہ کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ ہمارے معزز مہمان مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے تقسیم انعامات و ریفرشمنٹ وغیرہ کے لئے اپنی طرف سے خاطر خواہ انتظام فرمایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام سکول کے برآمدہ میں کھلاڑیوں اور بعض معزز مہمانوں کیلئے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا اور یوم مصلح موعود کی خوشی میں رات گئے دیر تک منارۃ المسیح کی بڑی لائٹیں ماحول کو بقعہ نور بناتی رہیں۔

درخواست دعا:۔ مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی مقیم بیدر مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے بھجواتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ اور اپنے اہل و عیال کی صحت و تندرستی نیز اپنے کاروبار [illegible] دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے احباب جماعت [illegible]

"حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو" — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان خدشات کی بناء پر ہی اُمّت مسلمہ کو اس سمِّ قاتل سے محفوظ رہنے کے لئے ہر آن یہ دُعا کرتے رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے کہ :-

اللّٰھم ...... ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمّنا ولا مبلغ علمنا ولا غایۃ رغبتنا ۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

یعنی خدایا ! ہمارے لئے ہمارے دین میں کسی نوع کی کوئی مصیبت نہ پیدا کرنا کیونکہ دُنیا وی مصائب و مشکلات کا تو جیسے تیسے مقابلہ کیا جا سکتا ہے ۔ مگر فرائضِ دین کی ادائیگی کی راہ میں حائل ہونے والی دُشواریوں کا کوئی علاج نہیں ۔۔۔ اور ہمارے لئے دُنیا کو ہی ہمارا مقصودِ اعظم ، ہمارے عِلم کی معراج اور ہماری رغبت کی منزل نہ بنا دینا ۔ مبادا ہماری تمام تر مساعی ، آرزوؤں اور اُمنگوں کا نقطۂ مرکزی و منتہائے مقصود رضائے الٰہی اور طلبِ آخرت ہونے کی بجائے یہی سفلی زندگی اور اس کی چمک دمک بن جائے ۔

بظاہر یہ تمام نفسِ مضمون ایک معمولی نوعیت کا حامل دکھائی دیتا ہے ۔ مگر جب اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو فی الحقیقت اسلام کے دینِ فطرت ہونے کی یہی ایک دلیل اُسے تمام مذاہبِ عالم کے مقابلہ میں ایک امتیازی شان عطا کرتی ہے ۔ اور فی الواقع یہی وہ اساس ہے جس پر انسان کی حقیقی اور دائمی فلاح و بہبود کا دار و مدار ہے ۔ ایک احمدی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت اسی عہد کی تجدید شرائطِ بیعت کے ان مختصر مگر انتہائی جامع الفاظ میں کرتا ہے کہ :-

"دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے عزیز تر سمجھے گا ۔"

ہمارا یہ مقدس عہد جو ہم نے ایک مامورِ وقت کے مبارک ہاتھ پر باندھا ہے ، ہم پر کتنی عظیم ذمّہ داریاں عائد کرتا ہے ۔ اور ہمارا محبوب رُوحانی مُطاعؑ اس عہدِ بیعت کے بعد ہمارے وجود میں کونسی عظیم اور پاکیزہ تبدیلی دیکھنا چاہتا ہے ۔ اس اجمال کی تفصیل خود حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں ملاحظہ کیجئے ۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دُنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے ۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے ۔ اور نہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے حصُول سے منع کرتا ہے ۔ بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے ۔ یہ بُزدلوں کا کام ہے ۔ مومن کے تعلّقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتبِ عالیہ کا موجب ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے ۔ اور دُنیا ، اُس کا مال و جاہ ، دین کا خادم ہوتا ہے ۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دُنیا مقصود بالذّات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو ۔ اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو ۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے ، تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے ، نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات ۔ اسی طرح پر انسان دُنیا کو حاصل کرے ۔ مگر دین کا خادم سمجھ کر ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۱ - ۹۲)

پس ہر احمدی پر اس کے مقدس عہدِ بیعت کی بناء پر یہ اہم ذمّہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے اوقات ، قویٰ اور دنیوی مشاغل کا زیادہ سے زیادہ حصّہ خدمتِ دین کے لئے وقف رکھے ۔ اور ہر آن دین اور اُس کی اغراض ہی اُس کے پیشِ نظر رہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرضِ منصبی کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(خورشید احمد انور)

درخواستِ دُعا

(۱) خاکسار کے بھائی مکرم نصیر احمد صاحب اُستاد تیماپوری کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام بشارت احمد تجویز کیا گیا ہے ۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔ خاکسار : محمد عمر تیماپوری ۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۲) مکرم غلام رسُول صاحب وانی ساکن نامر آباد (کشمیر) کی اہلیہ عرصہ قریباً اڑھائی ماہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ۔ موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار : ملک محمد مقبول طاہر مبلغ سلسلہ مقیم جمتوں ۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعہ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم سراج الدین صاحب حمید ابن مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ نعیمہ بیگم چکوڑی بنت مکرم عبد اللطیف صاحب چکوڑی ساکن لونڈہ ضلع بلگام (کرناٹک) کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا ۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

(ایڈیٹر بدر)

ولادت

مورخہ ۱۷ فتح (دسمبر) ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء کو مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ عزیز نومولود حضرت سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم کا پوتا اور محترم سید محمد عاشق حسین صاحب آف خان پور ملکی کا نواسہ ہے ۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت "احمد زکریا" تجویز فرمایا ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے ۔ نیک ، صالح اور خادمِ دین بنائے ۔ آمین ۔

موصوف نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں دیئے ہیں ۔ جزاہُ اللہ ۔

احباب ان کی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا فرمائیں ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

عُمرہ کی سعادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم اسماعیل سلمہٗ کو عُمرہ کرنے کی سعادت بخشی اور اُسے شعائر اللہ میں والدین اور جماعت کے لئے دُعائیں کرنے کا موقع ملا ۔ فالحمد للہ ۔ ۲ فروری کو مَیں نے قادیان میں اپنے بیٹے کی طرف سے عمرہ کی ادائیگی پر شکرانہ کے طور پر ایک جانور کی قُربانی دی ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور عزیز کو دینی و دُنیوی ترقیات سے نوازتے ہوئے فریضۂ حج کی بجا آوری کی توفیق بھی عطا کرے آمین ۔ خاکسار : عائشہ بیگم اہلیہ خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان

اعلانِ دُعا

خاکسار کے والد محترم سید محمود الحسن صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) پیرانہ سالی اور بعض عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار : سید آفتاب احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:-52325/52686. P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور بڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار ۔ کانپور (یو ۔ پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004
PHONE:- 76360.
آٹو ونگس

DARUL-MASIH QADIAN
Distt. Gurdaspur

عالمی شہرت یافتہ باکسر مسٹر محمد علی کلے کو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے

قرآنِ مجید انگریزی کی پیشکش!

رپورٹ مُرسلہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان، ایڈیٹر "ازاد نوجوان" مدراس

مُسلمانانِ مدراس کے مختلف تعلیمی، تربیتی اور تمدنی اداروں کی طرف سے عالمی چیمپئین مشہور باکسر محمد علی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب "ہوٹل کنیرہ" میں جمعرات ۳۱ر جنوری کی صبح سوا دس بجے منعقد ہوئی، جس میں مدراس کے ہر طبقہ کے مسلمان موجود تھے۔ مکرم عبدالواحد صاحب نے صدارت فرمائی۔ مکرم میاں خاں صاحب (فرزند قائدِ ملت محمد اسماعیل مرحوم) نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ جلسہ کے روحِ رواں افراد میں ہمارے معزز دوست مسٹر کے۔ کے محی الدین صاحب کا نام قابلِ ذکر ہے۔

مدراس کے مختلف اِداروں نے محمد علی کو مختلف تحفے دئیے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ طرۂ امتیاز صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل ہُوا کہ اس نے محمد علی کو قرآن کریم انگریزی کا تحفہ دیا۔ جس کا باقاعدہ "مائیک" پر اعلان ہُوا کہ:-

"مسٹر نوجوان احمدیہ انٹرنیشنل کی جانب سے قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کر رہے ہیں"۔

ہمارے اس تحفہ کا ایک اچھا خاصا اثر ہمارے مُسلم بھائیوں اور بہنوں پر ہُوا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل ہے۔ چنانچہ میرے ایک مسلم وکیل، مسلم پروفیسر اور مسلم ڈاکٹر دوستوں نے جو اس تقریب میں موجود تھے، بعد میں مجھ سے کہا کہ ہمارا یہ تحفہ اور ہماری یہ ادا انہیں بے حد پسند آئی۔ اس پر مَیں نے فوراً جواباً یہ کہا کہ:-

یہ عمل بڑا ہی پسندیدہ عمل ہے جس کو زمین پر سعید روحیں اور آسمان پر خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی پسند فرماتے ہیں۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے صبح کو مسلمانانِ مدراس کے جلسہ میں محمد علی کو تحفۂ قرآن دیا اور اسی دن شام کو ایک اَور عام جلسہ منعقدہ ہندو اسٹیڈیم میں مدراس کے چیف منسٹر ایم۔ جی۔ راماچندرن نے بھی محمد علی کو تحفۂ قرآن دیا۔ جس کو محمد علی نے بوسہ کے ساتھ قبول کیا۔ گویا قرآن کریم دینے والے ہم دو ہی تھے۔ صبح میں پہلے ہم ——— اور ——— شام میں دُوسرے ہمارے چیف منسٹر۔

مسلمانانِ مدراس کے جلسہ میں محمد علی نے جو تقریر کی اس کے چند حصّے درج ذیل ہیں۔ ناظرین اندازہ لگائیں کہ وُہ "فتح و غلبہ" کے دِن جن کی بشارت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار دی، وہ کس قدر قریب ہیں۔ اور ان کی جھلکیاں کس کس طرف سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ محمد علی نے کہا کہ:-

(۱) یہ دَور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا دَور ہے۔ اس کے آثار دُنیا میں بخوبی نمایاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اسلام کے ذریعہ پھر ایک بار کالے اور گوروں کے درمیان مساوات قائم ہوگئی ہے۔ آپ یہ سُن کر خوش ہوں گے کہ اس وقت امریکہ میں ۲۰۰ ملین سے زیادہ مُسلمان ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی قوت بہت بڑی قوت ہے۔ میری کامیابی اور شہرت اسی قوت کی پیداوار ہیں۔ ہر مقابلہ میں یہ قوت میرے ساتھ رہی ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو ہر مُسلمان میں ہے اس کو صرف اُبھارنے کی ضرورت ہے۔

(۳) ۲۷ سالہ گھونسہ بازی کے بعد بحیثیت "عالمی چیمپئین" میں وظیفہ یاب ہوں۔ اب میری یہ خواہش ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کا کام کروں۔

(۴) دُنیا میں بڑی غُربت ہے۔ لیکن مَیں دُنیا کی غربت کی بابت کہنے نہیں آیا۔ میرا کام سچائی کی تبلیغ ہے۔ اِسلام ہی غربت اور نسل و رنگ کے جھگڑے مٹا سکتا ہے اور مٹا چکا ہے۔ اب مسلمانانِ امریکہ بھی مجاہدینِ اسلام ہیں۔

(۵) اب میں افریقہ اور مسلم ممالک کے مُسلمانوں سے ملوں گا۔ اور ان میں قوتِ الٰہی کو گرماؤں گا۔ اور انہیں کہوں گا کہ اسلام دشمنوں کی فکر نہ کرو۔ قوتِ الٰہی سے اپنے بازوؤں کو مضبوط کر لو اور راہِ الٰہی کے مجاہد بن جاؤ۔

(۶) آج کی تاریخ آئندہ سال دیکھنا، اسلام اپنی موجودہ پوزیشن کے بالمقابل دگنی شان و شوکت کا مالک ہوگا۔ اسی طرح تیسرے سال اسی دن اسلام کی شان و شوکت میں اضافہ کو دیکھنا۔ چنانچہ دس سال کے اندر اندر دیکھو گے، اسلام کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے غلبہ اور فتح کا کیا عالم ہے۔ یہ وہ انقلاب ہے جس کی طرف اِسلامی دُنیا چل پڑی ہے۔"

تو یہ رہیں وہ چند جھلکیاں جو محمد علی کی تقریر میں خاکسار کو پسند آئیں۔ اللہ تعالیٰ اس فرزندِ اسلام کو غلبۂ اسلام کے کارکنوں کے ساتھ اس صدی میں کندھے سے کندھا ملا کر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور غلبہ اور فتح کے دِن جلد لائے۔ آمین ٭

منظوری ممبران بورڈ قضاء قادیان

برائے سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مئی ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۳ء تین سال کے لئے مندرجہ ذیل ممبران بورڈ قضاء قادیان نامزد فرماتے ہیں:-

۱۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب .... صدر بورڈ قضاء
۲۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی .... ممبر
۳۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی .... ممبر
۴۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب .... ممبر
۵۔ خاکسار حکیم محمد دین ناظم دارالقضاء .... ممبر

اللہ تعالیٰ تمام ممبرانِ بورڈ قضا کو اپنی اہم ذمہ داریوں سے بطریق احسن عُہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ناظِم دارُالقضاء قادیان

آندھرا پردیش میں سالانہ جلسے

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے آندھرا پردیش میں سالانہ جلسوں کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے مرکز سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ان اجلاسات کو خطاب کرنے کے لئے شرکت فرما رہے ہیں۔

مورخہ ۱۷-۱۸ر اپریل ۱۹۸۰ء چنتہ کنٹہ میں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ نیز ۱۹-۲۰ر اپریل ۱۹۸۰ء حیدر آباد میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے ان جلسوں میں شرکت کی استدعا کی جاتی ہے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ حیدر آباد اور چنتہ کنٹہ کے ذمہ ہوگا۔ جو دوست شرکت فرمانا چاہیں قبل ازیں بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ تمام احباب جماعت سے ان اجلاسات کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: (سیٹھ) محمد معین الدین احمدی۔ امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و چنتہ کنٹہ
148-5-11 ریڈ ہل۔ حیدر آباد — 500004

مالی قربانی کرنے کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک جلسہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا۔ اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپ کا الہام ہے یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْہِمْ مِنَ السَّمَآءِ یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دِلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کرے گا کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

پس احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی مالی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کرتے ہوئے مالی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا فرما دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان